



# فہرست مطالب کاغذیہ

صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب
۱	فعل فاعل کا بیان -	۵	افعل تفضیل	۹	قاعدہ سابعہ
"	واحد وغیرہ	"	باب دوم	"	قاعدہ ثامنہ
"	غائب وغیرہ	"	رباعی مجرد	"	فصل دوم
"	فعل فاعل کی تقسیم	"	رباعی مزید	"	قاعدہ نہم
"	شجرہ فاعل	"	خاصی مزید	"	فصل سوم
"	باب اول	"	سہ اسمی مزید	"	قاعدہ دہم
"	بحث اضافی وغیرہ	"	باب سوم	"	قاعدہ ۱۱
۲	مفعول	"	مصور	"	قاعدہ ۱۲
"	معروف و مجهول	"	فصل اول	"	باب پنجم ناقص
"	ثبت و منفی	"	مثال ارادی	"	فصل اول قاعدہ
"	تقسیم حسب باب	"	مثال پائی	"	قاعدہ اولے
"	مضارع	"	مضارع	"	قاعدہ ۱۳
"	بحث لن	"	قاعدہ ارغام	"	قاعدہ ۱۴
"	بحث لم	"	باب چارم اجوف	"	قاعدہ ۱۵
"	بحث لام تاکیدیہ و غیرہ	"	قاعدہ	"	قاعدہ ۱۶
"	بحث امر	"	قاعدہ اولے	"	قاعدہ ۱۷
"	بحث نفی	"	قاعدہ ثانیہ	"	قاعدہ ۱۸
"	بحث فاعل	"	قاعدہ ثالثہ	"	قاعدہ ۱۹
"	بحث مفعول	"	قاعدہ رابعہ	"	فصل دوم
"	طرف و آلہ	"	قاعدہ خامسہ	"	فصل سوم
"	صیغہ تہجیب	"	قاعدہ سادسہ	"	باب ششم متفرقات

لیکھو برکھو ۲۸۳۴

1887



۲۳	مناوی	۳۱	نعت	۲۱	تذکرہ مؤلف
۲۴	منصوب علی شریطہ التفسیر	۳۲	عطف بحرف	"	مثنی
"	تحدید	"	تاکید	۲۲	جمع
۲۵	مفعول فیہ	۳۳	بحث لطیف عبرانی حضرت رسول <sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup>	"	مصدر
"	مفعول لہ	"	صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر حضرت سلیمان علیہ السلام	"	اسم فاعل
۲۶	مفعول معہ	۳۴	ہل	۲۳	اسم مفعول
"	حال	"	عطف بیان	"	صفت مشبہ
"	تمیز	"	فرق ہل و عطف میں	"	نقشہ اقسام
۲۷	مستثنی	۳۵	مثنی	۲۴	افعال تفضیل
۲۸	قاعدہ	"	تعریف	۲۵	مسکمل
"	خبرگان و اخوات	"	حکم	"	متفرقات
۲۹	حرف مشبہ بالفعل	"	مضمرات	"	ظروف
"	لا نفی جنس	۳۶	اسم اشارہ	"	الذی
"	ما و لام شاہد لمبیس	۳۷	موصول	"	ذو
۳۰	مجردرات	"	اخبار بالذی	"	ذات
"	شرط	۳۸	اسماء افعال	"	سبیل
"	تقسیم و تعریف	"	اصوات	"	سما
"	نظری و مشرعی	"	مرکبات	"	اسم کے خاصہ
"	حکم	"	کنایات	"	عصا کی جمع
"	اضافت نظری کا حکم	۳۹	ظروف	۲۶	بحث نظام
۳۱	اضافت اسم صحیح وغیرہ	۴۰	معرفہ	"	وصف
"	اسماء سنہ بکرہ	"	نکرہ	"	بحث غیر
"	توابع	"	محدود	"	بحث عطف



۴۶	ذات	۵۸	حروف التنبیہ	۵۸	فکر و احوال
۴۷	بحث ضمیر	۵۹	حروف النداء	۵۹	عالم خرم
۴۸	زوجہ کی بحث	۶۰	حرف ایجاب	۶۰	عالم معنوی
۴۹	نعم و نکتہ	۶۱	حروف زیادہ	۶۱	عظمت فعل پر اسم
۵۰	ضمیر خطاب کا مقصود	۶۲	حرف تفسیر	۶۲	اِنَّ بعد قول
۵۱	اضافہ تفسلی	۶۳	حرف مصدر	۶۳	ادغام داوین
۵۲	جمع تعظیم	۶۴	حروف تخصیص	۶۴	نصب اور زیم معنایں پر بعد
۵۳	عطف بحرف	۶۵	حرف توقع	۶۵	لولا کے جو عرض ہے اور حرف
۵۴	فعل لازمی کا مہجول لانا	۶۶	حرف استفہام	۶۶	تخصیص ہے
۵۵	عدم عمل یا وجود عامل	۶۷	حروف شرط	۶۷	اجل بفتح ہمزہ و سکون ہم کابیان
۵۶	جمع من غیر لفظہ	۶۸	حرف الردع	۶۸	ہمزہ استفہام
۵۷	علل اربعہ علم نحو	۶۹	تثنیں	۶۹	لو کے جزا پر ل ہوتا ہے
۵۸	اسماء افعال	۷۰	نون تاکید	۷۰	لو تمنی کے لیے بھی ہوتا ہے
۵۹	ضمیر غائب	۷۱	متفرقات	۷۱	ان حروف مشبہ بالفعل
۶۰	بحث لطیف کے ساتھ حدیث سفر فتح مکہ	۷۲	لات	۷۲	الہ
۶۱	بحث امر و القیس متعلق بحث	۷۳	تنوین ترنم	۷۳	ہمزہ استفہام
۶۲	شائع فعلان	۷۴	حروف زائدہ	۷۴	
۶۳	غیر منصرف کے متعلق بحث	۷۵	نون خفیفہ	۷۵	
۶۴	مفعول ہ کے متعلق بحث	۷۶	ام۔ ہل۔	۷۶	
۶۵	بحث حرف	۷۷	لام امر۔	۷۷	
۶۶	حرف جار	۷۸	حاصہ حروف	۷۸	
۶۷	حروف مشبہ بالفعل	۷۹	استثنا میں داوڑ لکھا ہے	۷۹	
۶۸	حروف عاطفہ	۸۰		۸۰	

وَهَذَا لِسَانُ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ

اور یہ زبان عربی ہر صاف

# کافیہ ہاشم

حسب ترتیب کافیہ

قواعد کلیہ صرف و نحو زبان عربی بنیادی

۱۳۰۸ھ

مؤلف مولوی محمد ہاشم صاحب غفر اللہ عنہ

درمطبع دبیرہ احمدی لکھنؤ طبع شد

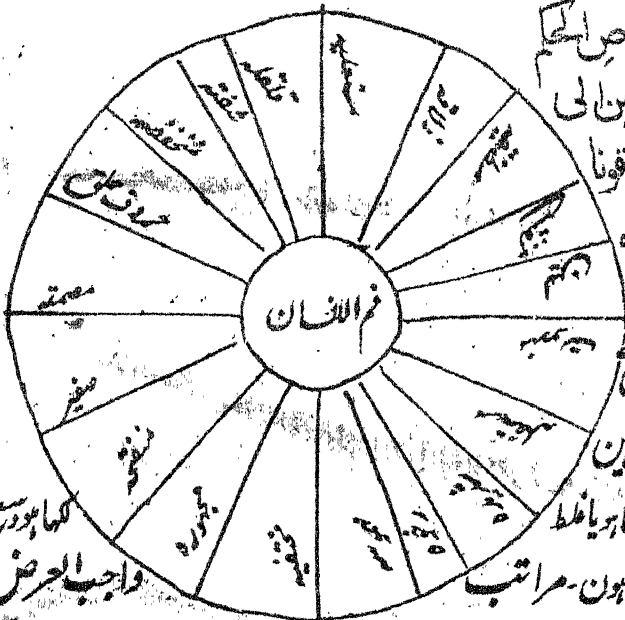
حق تالیف منوط ہے

بسم الله الرحمن الرحيم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
أَكْرَمُوا الَّذِينَ اسْتَنَابُوا بِالْعَرَبِ وَإِذْ ذُكِّرُوا بِالْغَيْبِ وَجَعَلْنا لِيَا سينا وبراً وَصَوَّغْنا ذُرِّيَّنا عَلَى  
أَنْ يُنْشِئُوا شُرُوفاً وَفُتِحَتْ مِنْهَا أَسْماءُ وَأَفْعَالاً وَطُرُفٌ فَاتَحَتْ السَّنْتَا بِكَلِمَاتِ جامِعةٍ وَتَقِيها  
أَذُنٌ سامِعةٌ وَلِلَّهِ مَنْ كانَ مَرْغُوباً وَرَأْعِباً لَنْ كانَ رَأْعِباً ولا عِبا حَتَّى كانَ أَهْلُها مُجِيبِينَ  
فَقِيها لَمْ يَنْبَلِكْ أَكْلامُهُ وَلِتَصْغِي إِلَيْها أُنْشِدُ صاعِيةً إِذْ لا تُسْمَعُ فِيها لُحْيَةٌ وَتُسْمَعُ فِيها شُرُوفُ  
تُضَعُّ مِنْها نَفْخٌ وَرَأْعِباً مَأْرُومٌ وَسائِقاً أُمُوراً خَفِياً وَمُخْفِياً أُمُوراً عِظَافاً وَأَنْشَاءً عَلَى  
السَّنْتَا شَيْخاً - اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ الْمُوصُوفِ بِأَفْضَلِ الْأَحْلاَقِ

وَالْخُصُوفِ يُجَارِجُ أَمْجَ الْكَلَمِ وَخُوصِ الْحَمِ  
قَائِلًا لَهَا أَجْلِدِينَ وَالْوُودُ الْمَتَقِيلِينَ إِلَى  
الْجَنَّةِ وَعَلَى إِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا  
بِالْإِيمَانِ وَعَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ  
الصَّالِحِينَ حَتَّى يَأْتِيَ يَوْمَ حِينٍ  
أَمَّا بَعْدُ مِنْ نَجْمٍ قَدْ عَصَفَتْ نُجُوزُهَا بَلَّ

نشان اور دین بر ترتیب کا فیض طے کیے ہیں  
اور برطرد دے ہیں اگر کوئی مسئلہ رو گیا ہو یا غلط  
فرما کر مجھے اطلاع بخشیں کہ میں سب کا دعا گو ہوں۔ مرا



۱۔ یہ صرف قواعد ہیں جیسے متن میں ہوتے ہیں اس لیے دلائل سے بحث نہیں ہے کیونکہ ہر شرح نہیں ہو سکتا۔  
۲۔ یسار قاضی  
۳۔ اردو میں ہو اور مثال عربی میں ہے۔  
۴۔ اور بہت مسائل مفیدہ اور امور مقصودہ شافیہ سے مستنبط کیے گئے ہیں۔  
۵۔ فصل در اسم اور حرف کے آخر میں متفرقات کیے گئے ہیں اور نین ضروری مسائل متعلقہ ہر بحث کے زیادہ کیے گئے تاکہ کوئی  
ادراغ نہ رہے اور خوب تکمیل ہووے۔  
اشعار

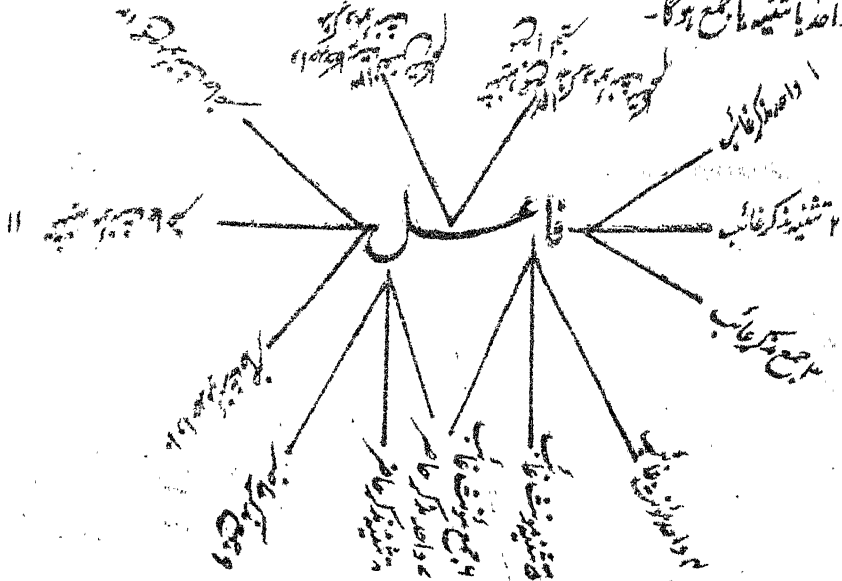
وهذا بيان للقواعد كلها	وقد استوعبت زمرنا ونفائسنا	وهذا بيان للقواعد كلها	وترا فيها السماع لـ بن البراهمة
وهذا انتظام للولوى كلها	اذ انتشرت البرغز والهاجم	وهذا انتظام للولوى كلها	ببره جرمي فعمد الحواجر
وهذا اختصار للحواجر كلها	على الجيد بن بن شمس لوشم	وبين في همد خذها بقوى	وسميت وضعها كالماء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين والصلاة والسلام على سوله محمد وآله واصح ابائه  
 جو خبر کوئی کام کرے وہ فاعل ہے۔ اور کام فعل ہے۔ فاعل یا مذکر کئے آدمی ہو یا کوئی شے ہو۔ مذکر مذکر کہتے ہیں جسکے لیے  
 مادہ ہو یا نہ ہو۔ یا مؤنث ہے آدمی ہو یا کوئی شے ہو۔ مؤنث مادہ کو کہتے ہیں جسکے لیے نہ ہو یا نہ ہو۔ مادہ ایک کو کہتے ہیں۔ مثلاً وہ کو  
 جمع بہت کو کہتے ہیں۔ وہ ہے کہ جسکا کچھ نہیں ذکر کریں کہ اسنے یہ کام کیا تھا۔ یا اسنے کیا تھا یا وہ کیا یا وہ آیا یا وہ نہیں  
 کیا یا اسے اسے یا اسے چلو گئے۔ اگرچہ وہ سامنے ہی ہو جسکا ذکر کریں یہ ضرور نہیں ہے کہ وہ دور ہو تو فاعل ہے۔ حاضر اور  
 مخاطب وہ ہے کہ جسکو یہ کہیں کہ تو نے کیا کیا یا تم نے یہ کام کیا یہ ضرور نہیں ہے کہ حاضر اور مخاطب وہ ہو کہ سامنے ہو تو  
 یہ ہوگا اگر کسی کو خط لکھیں کہ تو نے یہ کام کیا تو وہ بھی مخاطب اور حاضر ہے۔ حکم وہ ہے کہ اپنے ذات کا حال کہے کہ میں نے  
 یہ کیا یا مجھے یہ کام کیا یہ نہیں ہے کہ حکم صرف کام کرنے والے کو کہتے ہیں

### فاعل اور فعل کی تقسیم

فاعل مذکر غائب یا واحد یا تنہید یا جمع ہوگا۔ فاعل مذکر حاضر یا واحد یا تنہید یا جمع ہوگا۔ فاعل مذکر اور مؤنث متکلم واحد ہوگا  
 یا متکلم تنہید اور جمع ہوگا۔ اسکو متکلم مع انہ کہتے ہیں۔ فاعل مؤنث غائب یا واحد یا تنہید یا جمع ہوگا۔ فاعل مؤنث حاضر  
 یا واحد یا تنہید یا جمع ہوگا۔



باب اول میں اور اب کی بحث پر جن میں صرف تین حرف ہوں۔ جو متعلق کر چکے ہوں اور سکو فعل مضارع کہتے ہیں۔

فاعل اور فعل کی تقسیم  
 فاعل اور فعل کی تقسیم  
 فاعل اور فعل کی تقسیم

باب اول میں اور اب کی بحث پر جن میں صرف تین حرف ہوں۔ جو متعلق کر چکے ہوں اور سکو فعل مضارع کہتے ہیں۔











علامت مضارع مفعول ملام متوجہ تیشتر آخر تک اور یہ افعال بہت میں ہاسی قیاس پر امر حاضر معروف علامت مضارع  
مخروف ہمزہ اوسکی جگہ کسور اور آخر خرم ہوتا ہے باقی صیغہ امر معروف اور تمام مجہول اور سب ماضی پرستور مکرور علامت  
مضارع مخروف اور اس جگہ ہم مفعول اور عین کسور صیغہ فاعل مقبب تیشتر اور عین مفتوح ہو تو صیغہ مفعول ہے۔ اور  
یہی صیغہ ماضی مہم اور مخروف کا ہے کہ یہ صیغہ اس سے لیے جاتے ہیں۔ اگر اکرام کا ہمزہ قطعی ہے لینے کو ہی حرکت اوسکے پہلے  
آئے تو وہ گائیکا باقی ہمزہ دل میں پہنچے جب کئی حرف اوسکے پہلے آئے تو پڑھنے میں گڑباض نہ کہنے میں۔  
باب سویم اگر کسی فعل میں ہمزہ بجائے فلان عین ملام کے آئے۔ اور یا بجائے فاکے داد یا یا ہو سے۔ اور یا  
عین اور لام ایک ہی حرف ہوں۔

فصل اول - ۱۔ ہمزہ بجائے فاکے ہو تو ماضی کے سب صیغہ پرستور ہونگے معروف بھی مجہول بھی۔ اور مضارع میں  
اگر ہمزہ کے قبل فتح ہے تو الف سے اور ضم سے ہو تو او سے بدل جائیگا مثلاً امر یا مہ آخر تک۔ پر شروع میں ماضیہ  
امر اور بیج اور آخر میں امر اور کُل امر اور کُل ہمزہ بجائے عین ہو تو ماضی سب پرستور  
اور مضارع میں ہمزہ کی حرکت اوسکے پہلے حرف کو دین اگر ساکن ہو اور ہمزہ گر جائے مثلاً کُل کُل آخر تک۔  
۲۔ اگر ہمزہ کے پہلے کسرہ ہو تو ہمزہ یا ہو جائیگا مثلاً یجر بجائے مڑ اور بجائے قار قار ہی ہر سب قاعدہ جائز ہیں  
واجب نہیں ہیں۔ اور اگر ہمزہ کے قبل ضم ہو یا واد ساکن ہو تو ہمزہ واد ہو جائیگا اور واد واد میں ادغام ہوگا جسکو  
تشدید کہتے ہیں مثلاً ووس و مقروء بجائے ووس و مقروء کے۔ اور اگر ہمزہ کے قبل کسرہ ہو یا واد ساکن ہو تو ہمزہ یا  
ہو جائیگا مثلاً حلیہ حلیہ تھا اور فیہ جزو ثبوت تھا۔

فصل دوم مثال واد۔ اس باب کے فاکہ میں ہو جسکے مضارع کا عین مفعول ہو تو پرستور قائم رہیگا اگر تعلیل  
پر نہیں ہے مگر ایسا فعل زبان عرب میں پایا نہیں گیا اور اگر اس کو پس کے فاکہ میں ہو جو میں مضارع کے عین  
پر فتح ہو یا کسرہ ہو تو ماضی معروف مجہول اور مضارع مجہول پرستور رہیگا۔ مثلاً وعد وعد وضع اور وعد وعد وضع آخر تک  
اور وعد وعد وضع آخر تک اور مضارع معروف میں واد گر جائے مثلاً وعد وعد وضع آخر تک بجائے وعد وعد وضع  
کے آخر تک۔ اور یا ہو تو سوا اوسکے کہ اوسکے قبل لینے مضارع مجہول میں ضم ہو واد ہو جائیگی مثلاً یجر یجر آخر تک  
اور کہ تعلیل نہیں ہوتی ہے۔

فصل سوم مضارع عین اور لام ایک ہی حرف ہوں اور فعل مضارع ماضی عین ہو یا کسور عین تو ماضی  
امر اور مجہول کے میں صیغہ مکرر غائب اور و صیغہ واحد متغیر ماضی میں تعلیل سطح ہوگی کہ عین کسور ساکن کے

مضارع

مثال وادی

تعلیل





[illegible]

فصل چہارم۔ اضیٰ معروف رُئی رُئی تھا یا قبل فتح الف سے بدل گیا۔ حسب قاعدہ اولیٰ احواف رُئیّا اصل پر ہے  
رُئیّا رُئیّا یا الف ہو کر گر گیا حسب قاعدہ اولیٰ ایسی ہی رُئیّا رُئیّا رُئیّا رُئیّا تھا یا رُئیّا رُئیّا رُئیّا رُئیّا تھا۔  
اضیٰ مجہول رُئیّا رُئیّا رُئیّا تھا حسب قاعدہ ۳ ضمہ یا میم کو دیا یا اگر گئی باقی سب ضمہ اپنے اصل پر ہیں۔ مضارع  
معروف۔ رُئیّا رُئیّا رُئیّا رُئیّا یا کا ضمہ حسب قاعدہ ۴ گر گیا ہر چار تشبیہ اصل پر ہیں۔ رُئیّا رُئیّا رُئیّا رُئیّا  
ترمیموں حسب قاعدہ ۵ عمل کیا گیا رُئیّا رُئیّا رُئیّا رُئیّا جمع مؤنث غائبہ اور ترمیمیں جمع مؤنث حاضر اصل پر ہیں ترمیمیں واحد مؤنث  
حاضر ترمیمیں موافق قاعدہ ۶ عمل کیا گیا۔ مضارع مجہول رُئیّا رُئیّا رُئیّا رُئیّا رُئیّا رُئیّا رُئیّا رُئیّا رُئیّا رُئیّا  
ہر چار تشبیہ اور ترمیمیں جمع مؤنث غائبہ و حاضر سب اصل پر ہیں رُئیّا رُئیّا رُئیّا رُئیّا رُئیّا رُئیّا رُئیّا رُئیّا رُئیّا رُئیّا اور  
ترمیمیں واحد مؤنث حاضر ترمیمیں حسب قاعدہ اولیٰ پہلے یا الف ہو گئی اور الف بالتقاسے ساکنین گر گیا۔

[illegible]





اور بیان دیکھو۔ حینہ فعل تعجب ماکدعاہ واخرجہم۔ اور اسی قیاس پر فیصل ۳۵۲ و ۳۵۳۔  
 باب دوم کے متعلق۔ اجوت ثنائی مزید قائل تقادل تقادل میں صرف یہ تعلیل ہوگی کہ ماضی مجہول میں  
 بسبب غمہ فاکے الف جو اسکے بعد ہے دادوگا قول تقوول باقی سبب افعال صحیح ہیں۔ باب تفعیل اور تفعیل میں  
 کہ تفعیل ہوگی۔ اور باب افعال کے مصدر اور ماضی اور مضارع معروف و مجہول سبب موافق قواعد اجوت کے محل تعلیل  
 وغیرہ ہے اور مصدر کے عین ہلکے حرکت فاکو دیکر عین کو گرائے ہیں اور اسکے عوض آخر میں لاتے ہیں قائمہ  
 و اقوام تھا اور کبھی تاہی حذف کرتے ہیں و اقام العلوہ وایتا الزکوۃ۔ اور صرف و مادہ کے ماضی و مضارع اور  
 اسکے سبب مشتقات میں ہمزہ بافتوح ہوجاتی ہے۔ مثلاً اہراق ہورق اہراقاً فاقوہر ق اور اکثر مشہور متعدی ہے  
 اور ایک صورت سے بدل جانا مثلاً احصد الزرع کہتی کا کینا اور ایک وصف موجود ہونا مثلاً اجہمہ محدود الا یا میں نے  
 اوسکو اور سب کے لیے مثلاً اسکیتہ یار سے درست پائی میں نے اوسکو۔ کرم کریم دونو مضموم مخصوص امور طبعی کے ساتھ  
 ہیں کرم شرف خبت لوم۔ افعال صرف قبول اثر کے لیے ہو کہ اوسکو مطا وعتہ کہتے ہیں قدم میں نے اوسکو کینچا  
 فاقاد وہ کچ آیا۔ افعال بھی قبول اثر ہے اجتنب جدای قبول کر لی اذاجنبہ جب میں نے اوسکو جدا کر دیا اور  
 مقابلہ طریق کے لیے ہو اجتور واد اخضعوا تجاو واد تخاضوا اجتور واد الدینہ اور اپنے فعل کے لیے محنت کرنا مثلاً اکتس  
 و امتان اور باب استفعال طلب کے لیے مثلاً استکنت کتابت طلب کی۔ اور ایک حال سے دوسرے حال پر بدل  
 جانا استخرج الطین مٹی تیر ہو گیا اور بھی مجبور ہوتا ہے استقر یعنی قرا اور مع رنج اور خوشی کے لیے مثلاً حزن و فرح اور  
 رنگ اور عیب کے لیے مثلاً ادم و حن و غم و ترعن۔ باب تفعیل کثرت کے لیے مثلاً تقطیع بہت پارہ کرنا و طوف بہت  
 طواف کیا میں نے اور متعدی ہوتا ہے مشہور ہے اور وصف لگانا مثلاً فسقتہ فاسق بنا یا میں نے اوسکو اور سب  
 کے لیے مثلاً جلد نہ اوسکی کمال نکالی میں نے۔ اور مفاعلہ دو میں ہوتا ہے ضار تہ البین ہم دونوں نے مار پٹائی  
 کی اگر ایک فاعل اور دوسرا مفعول ہے۔ اور تفاعل بھی دونوں میں ایسے ہی مشترک مگر دونو فاعل مثلاً تضارنا ہم  
 دونوں نے مار پٹائی کی اور جو امر نہوا سپر سبب کرنا مثلاً تارفت مریض بن گیا میں۔ اور ایسے ہی تفعیل بھی  
 نحو تکرر مثلاً بہت ٹوٹ گیا اور ترجع بہت گھوٹ لیے اور تشجع شجاعت ظاہر کی۔ صفات مشبہ کا وزن سامی پر  
 قیاس نہیں مخرج ندس و سلیم و حمر و غیر اور رنگ اور عیوب اور زینت پر افعال کے وزن پر مثلاً اضر  
 اوعراہیض و حسن و صعب و ملب و حبان و شجاع و حجب و ضیق و جوعان و عطان و دربان۔  
 ثنائی مجرور کا مصدر سماع پر ہے نہ قیاس پر باقی سبب مضارع قیاس پر ہیں اوسکی تفصیل اوپر گزری اور

افعال  
 کرم کریم  
 انفعال  
 افعال

سبب  
 تفعیل

مفاعلہ  
 تفاعل  
 تفعیل  
 صفات مشبہ

بنیاد اسم فعل







میں ہلنا ہے اس لیے علم صرف میں وہ قواعد ہیں کہ جس سے صیغہ جہد انقٹے میں تاہر ایک سے معنی جہد کا ماضی  
 ہو۔ بن رحمہ اللہ علیہ اس سے ثابت ہوا کہ موضوع علم صرف وہ کلمہ ہے جس پر لفظ کر کے نئی صورت نکلتے ہیں تاکہ  
 اس سے ایک معنی جہد انگین جو اور صورت سے نہیں نکلتی تھی کہ اسکے اور معنی ہیں اور اس پر صورت کو صیغہ  
 کہتے ہیں اور یہی کلمہ موضوع اور علت ماضی ہے۔ اور بنائے والے اس کلمہ کے برعکس کے رہنے والے ہیں  
 اور اور اہل اللہ میں جنکا کبر سامان معاش اونٹ اور کبری ہے تو یہ عربی لگ علت فاعلی اور رافع ہیں اور تہ  
 کر کے جب ایک صورت بناتے ہیں وہ علت ماضی مثلاً ضرب یضرب لن یضرب لم یضرب اور تا اس ہر کلمہ کو صحت  
 اپنے مطلب کے لیے استعمال کریں وہ علت فاعلی ہے جو صفت عورتوں کے ساتھ مخصوص ہے اور میں تا نہیں آتی ہے  
 مثلاً فاضل اور قاعدہ جس فعل میں تعلیل ہو سکے درجہ فعل میں اور سکام معنی ہے اور تعلیل ہو سکتی ہے تعلیل  
 نہیں کر سکتے ہیں اور میں تعلیل نہیں ہو سکتی ہے جو جو اور سکام معنی تعلیل پذیر نہیں ہے لیس مفروق کے  
 فامین مثال کی تعلیل اسلام میں ناقص کی تعلیل ہوتی ہے اور مقرون میں عین محفوظ اور لام میں تعلیل ہوتی ہے  
 تصحیف ثانی کے لیے فعل پر اور رباعی کہیے فعل پر ہے اور خامی اور سداسی کا حرف خامس اور خامس  
 وسادس حذف کرتے ہیں اور رباعی کے قیاس پر لاتے ہیں جمیز جمرش کے لیے اور عظیم محفوظ کے لیے  
 اور کہی جزم عین کلمہ پر ہوتا ہے اور لام کو جو حرف علت ہے وہ نوحف ہوتا ہے۔ ومن یطع الله وسامولہ  
 ونجس الله ویتقہ ذاک لا یموت ولا یموت الفائمون یقفہ من فان ساکن کیا گیا جو عین کلیہ ہے۔

قال الله تعالى وفوق كل ذي علم عليم۔ وليس على الله تعالى فوق فليس فوقه عليم۔  
 ربنا اغفر لي ولوالدي ولجميع المسلمين عذاب الیم ونفلی علی سیدنا  
 محمد الذی ہو سید المرسلین وسید القدیم وعلی الہ واصحابہ ینہم رؤف ورحیم

### بسم الله الرحمن الرحيم

جو کہ زبان سے اس طرح نکلتا ہو کہ اسکے لیے معنی ہیں وہ کلمہ ہے کلمہ بن قسم جو اسم اور فعل یا ساکا ذکر گزر چکا ہے اور جو  
 ہو اسم تمام چیزوں کے نام کو کہتے ہیں اور حرف کو معنی ادن چیزوں سے مشتق ہیں مثلاً اب کے معنی ساتھ ہیں ضرور  
 کہ کسی چیز کے ساتھ ہو ساتھ ہونا تنہا نہیں ہو سکتا ہے۔ دو اسم اس طرح ترکیب پائیں کہ ایک کا تعلق دوسرے سے ہو  
 مثلاً زید قائم زید کھڑا ہو کر کھڑے ہونے کا تعلق اور حکم زید پر کیا گیا۔ اور یا ایک اسم اور ایک فعل کا تعلق اسی طور پر ہو

مشائید تمام اسکو کلام اور جملہ کہتے ہیں۔ اور جب اسم مقدم ہو اسکو ابتدا اور اسم کو جو بعد ہے خبر کہتے ہیں۔ یہ  
 ابتدا اور خبر جملہ اسمیہ ہوتا ہے اور فعل مقدم ہو تو جملہ فعلیہ کہتے ہیں۔ تمام زید اور تمام فعل اور زید اسکا فاعل ہے فعل فاعل خبر فعلیہ  
 ہوا اور خبر کہ میرے کلام واقعہ کی خبر ہے اسلیئے اسکو جملہ خبریہ کہتے ہیں۔ اور اگر واقعہ کی خبر خبر ہو جملہ و عابو اللہم ارحمنا  
 اللہ میرے رحم کے ماعرض ہوا عدل یا ملک اے بادشاہ انصاف کر یا آرزو ہو شائستہ شباب میوز۔ جوانی پہر آجائے یا  
 ہم تو گزیر جاؤں۔ لعل الصبلا غنیا اول نامکن ہے تو تمنی ہی اور عویم ممکن ہے تو ترجی ہے۔ اور استعمال مجوز  
 اجا کہ زید پوچتا ہے اس سبب کو جملہ انشائیہ اور انشا کہتے ہیں۔ جملہ خبریہ اسمیہ میں ابتدا کو مسند الیہ اور محکوم علیہ  
 کہتے ہیں اور خبر کو مسند اور حکم اور محکوم کہتے ہیں اور جملہ خبریہ فعلیہ میں فاعل کو مسند الیہ اور محکوم علیہ اور فعل کو  
 مسند اور محکوم کہتے ہیں۔

اسم دو قسم ہے موب اور مبنی۔ موب جیسے فاعل کا فعل ہوا اور اوپر سبب اس عمل کے رفع ہو جو ابتدا اور خبر اور  
 فاعل ہونے کی علامت ہو اور لقب ہو جو مفعول اور ظرف اور تیز اور حال اور استثناء کی علامت ہے اور کسرہ  
 اور خبر ہو جو مضاف الیہ اور مجرور ہونے کی علامت ہے۔ زبان عرب میں نو سبب ہیں اور میں سے دو یا ایسا  
 ایک کہ دو کا حکم رکھتا ہے کسی اسم میں آجائیں تو اسکو غیر مشصرف کہتے ہیں اور اسکا حکم یہ ہے کہ اوپر تنوین  
 نہیں آتی ہے اور کسرہ بھی نہیں آتا ہے کیونکہ وہ اسم جب ان سببوں کے زبان پر اہل زبان کی تقیل اور  
 گراں ہو جاتا ہے تو اوپر ہونے میں تخفیف کرتے ہیں کہ کسرہ بولتے ہیں اور نہ تنوین۔ اور وہ میں بھی یہی  
 ہوتا ہے کہ اسم کو اسکی اصل صورت سے بدل جاتے ہیں تو زبان پر بولنا دشوار ہوتا ہے۔ مثلاً اہل بھگا کہتے  
 ہیں لٹوا کا بدل ہوا بجائے میں کی بدہنی کے۔ اسی طرح جب عرب میں تفسیر کسی اسم کا کریں اسکو عدل کہتے  
 ہیں اگر تفسیر کی کوئی دلیل نہ ہو تو عدل تقریری کہتے ہیں۔ مثلاً کہتے ہیں کہ عمر کی اصل عامر تھی اور اسپر کوئی  
 دلیل نہیں ہے۔ اور اگر دلیل ہو تو عدل تحقیقی ہے مثلاً ثلاث وثلاثین تین کے معنی ہیں فقط ایک اور  
 اور معنی مکرر اور آخر اور جمع افعال التفضیل کی جمع مونث اسکا استعمال ہے الف لام اور بے میں اور  
 بے اضافت ہو جو افعال التفضیل کے استعمال کی اصل ہے دلیل اس کے عدل کی ہے۔ عدل کے ساتھ سبب  
 ثانی علم ہوتا ہے جیسا کہ تین و صف ہوتا ہے جیسا کہ تین و صف اس سبب میں شرط یہ ہے کہ باعتبار اصل  
 وضع کے معنی وصفی ہوں کہ بعض کلمہ میں معنی وصف نہیں ہوتے ہیں صرف استعمال میں وصفی معنی دیتے  
 ہیں مثلاً اربع بیرونام ہے ایک عدد کا گوہر تفسیر اربع میں اربع صفت منوۃ کی ہے نہ ہذا اسوۃ عاظم

اسم  
جملہ خبریہ  
جملہ فعلیہ  
جملہ خبریہ  
جملہ خبریہ

موب  
عامل

مبنی

عدل

وصف

یہ سبب کے نام ہیں اور عموماً آدمی یہ قید کا نام ہے اور سبب ثانی اس میں علم ہے۔ اور تانیث علامت اس کی  
 ہے یا تاہو مثلاً طلعت کو نام مرد کا ہے اور یا تین حرف متحرک مثلاً سقر اور یا عجمہ ہو مثلاً ماہ رجور اور یا تین حرف  
 سے زیادہ ہوں مثلاً زنبب۔ اس سبب کے ساتھ سبب ثانی علم ہے۔ اور معرفہ جو علم کے ساتھ دو سبب سے  
 ہیں مثلاً زنبب۔ عجمہ جو بر عرب کے سوا ہے وہ سبب عجم ہے اس لیے عرب پر اس کا لفظ دشوار ہے اور ہر ملک  
 و ستو ہے کہ اوپر دوسرے ملک کی زبان دشوار ہوتی ہے مثلاً ابراہیم وغیرہ اور علم سبب ثانی اس کے ساتھ ہونا شرط  
 ہے اور شرط یہ ہے کہ تین حرف متحرک ہوں مثلاً شتر ہو یا برکیر میں قلم کا نام ہے یا تین سے زیادہ حرف ہوں  
 مثلاً ابراہیم اور اسی لیے لوح و علیہا السلام مصروف ہے کہ تین حرف متحرک نہیں اور محمد اور شعیب اور صالح  
 اور ہود علیہم السلام عربی میں متصرف ہیں۔ اور ظرف اور را کی جمع مناصد و مناصیر اسکے لیے یہ ہی ایک  
 سبب کافی ہے اور اس وزن کی جمع ناقص برقع اور جر میں عرب متصرف ہوتا ہے مثلاً جاتنی جو اور مرد  
 جو اور در حالت فضا میں غیر متصرف مایت جواری اور دو اسم جمع ہو کر ایک نام ہو جائے جمل بہت کہتے  
 ہیں اور یک اس بلکہ کے حاکم کا نام ہے اور اب بھلک یہ دونوں نام ایک بلکہ کے ہو گئے ہیں۔  
 الف وزن نادر تان اسم میں ہوں تو علم شرط ہے مثلاً عمران و نمان اور اگر صفت میں ہو تو اس کے نوشت  
 کی تاک کے ساتھ ہو یا الف مقصورہ ہو مثلاً رحمان متصرف ہو کہ اس کی نوشت ہی نہیں ہے نہ رحمانہ رحیمی اور  
 سکوان غیر متصرف ہو اس کی نوشت سکرات نہیں ہے بلکہ سکری ہے۔ اور وزن فعل مثلاً صیغہ ماضی شتر ایک  
 گھوڑے کا نام ہے۔ اور صیغہ فعل مضارع مثلاً یرب نام ایک جگہ کا ہے اس میں دوسرا سبب علم ہے اور ثانی  
 میں شرط یہ ہے کہ آخر میں تانہو مثلاً ناکہ یعلہ۔ اور جس سبب میں علم شرط ہو یا سبب ہو اور دو  
 الف تانیث محدودہ و مقصورہ اور جمع میں علم شرط و سبب نہیں ہے اور علم اومی سبب موشی ہوتا ہے کہ  
 جس میں شرط ہوتا تانیث فاعلی یا تاہو تانیث مفعولی یعنی معرفہ جس میں تانہو اور عجمہ اور ترکیب اور الف وزن  
 زیادہ میں علیت شرط ہے اور جس میں شرط نہ صرف عدل اور وزن فعل ہیں کہ ان میں بے شرط جمع موشی  
 ہوتی ہے۔ اور وصف میں بھی بے شرط جمع ہوتی ہے جب نکرہ ہو جائے تو متصرف ہو جاتے ہیں کیونکہ ان کے  
 رہ جائینگے یا ایک سبب رہ جائیگا۔ اور عدل اور وزن فعل باہم جمع نہیں ہوتے ہیں اور وصف اور علیت  
 و وزن فعل باہم جمع ہوتے ہیں۔ اور جب کسی غیر متصرف پر الف لام آجائے یا وہ مضاف ہو جائے تو وہ متصرف  
 ہو جائیگا سمرات بالاحمر اور عجمہ۔ اور وہ اسم جمع کہ اس کے آخر میں حرف علت نہ ہو اور وہ اسم جاری مجرعی

یہ سبب

منہ

عجمہ

جمع

یہ سبب

الف وزن

وزن

تانیث

یہ سبب

یہ سبب

یہ سبب

یہ سبب

کہ اس کے آخرین حرف علت ہو پر اس سے پہلے حرف ساکن ہو ان دونوں سب اعراب جاری ہوتے ہیں جہاں پہلی  
 ذیلی درایت زید اوطیاد مرآت بزرگ ذیلی۔ اور جمع ٹونٹ سالم پر نصب نہیں آتا ہے جہاں مسلمات درایت مسلمات  
 درودت مسلمات۔ اور ناقص پر صرف نصب آتا ہے جہاں ناقص درایت قاضیاد مرآت ناقص۔ اور الف بابا یا مکمل  
 ہو تو کوئی اعراب نہیں آتا ہے ہرہ عصادہ افلاں رایت مصاعف ہرہ عصادہ افلاں پر غلامی میں بہر حال یا مکمل مفتوح ہو سکتی  
 ہے اور جمع بزرگ سالم مسلمان کو یا مکمل کی طرف مضاف کیا تو ان گر گیا اب واو کو یا کیا اور اس کے پہلی میم پر کسرہ  
 دیکر دو زیا کو اوغام کیا مسلمان ہو احوال رفع میں واو مقدر ہے اور حالت انضیب مجوین یا موجود ہے کیونکہ ان  
 دونوں حالت میں مسلمان تھا۔ اور تنقیہ میں حالت حال رفع میں الف ہوتا ہے۔ جہاں مسلمان اور حالت انضیب  
 و جبر میں یا ہوتی ہے۔ جہاں مسلمان اور کلا اور کتا جب ضمیر تشدید فائز کی طرف مضاف ہو کلا ہوا و کتا ہوا کا  
 تو یہی حکم ہے اور اگر کسی اسم کی طرف مضاف ہو تو بہر حال آخرین الف رہتا ہے۔ جہاں کلا الرطلین رایت  
 کلا الرطلین و مرآت بکلا الرطلین اور اشنا اور اثنان بھی مثل رطلان ہے۔ اور اسما مستندہ کبرہ یعنی وہ چہ  
 اسم کہ او کی ضمیر نہیں ہو سکتی ہے اسی لیے او کو کبرہ کہتے ہیں یعنی بڑے ہی رہتے ہیں ابوک اور اوک اور  
 فو اور فوک اور جوک اور جوک رفع میں واو اور نصب میں الف اور جبر میں یا ابوک اباک ایک بزرگ سب  
 بے اضافت استعمال نہیں ہوتے اور یا مکمل کی طرف مضاف ہوں تو مثل غلامی ہوتے ہیں اور عشر وں  
 و ثمان وں واربون و عسرون و سبعون و ثمانون و تسعون مثل مسلمان ہے۔

مرفوعات جہر علامت رفع ہو شکی ہو جو رفع ہے یا واو ہے یا الف ہے اور جہر یہ علامت ظاہر نحو  
 بدایہ محل میں ہے کہ اگر وہاں اور اسم ہو جہر یہ علامت جاری ہو سکتی ہے تو مرفوع ہوگا اور یہ مرفوع  
 دو صورت میں ہوتا ہے یا عامل ہو کہ رفع کرے یا عامل سے بالکل خالی ہو یعنی ابتدا ہو اور شروع کلام ہو۔

اول فاعل جہر فعل مسند ہو یا صفت مشبہ مسند ہو اس طرح کہ اس فعل کا وجود اس فاعل سے ہوا ہے۔  
 مثلاً ضربت زیداً ضرب فعل ہے جو زید نے کیا اور جاء زید قائم ابوہ اور قائم صفت ہے کہ قیام زید کا پانے  
 کیا یعنی ابوہ قائم کا فاعل ہے جو صفت ہے۔ اصل قاعدہ یہ ہے کہ فاعل فعل یا صفت مشبہ کے ساتھ ملتا ہوا ہو  
 ان کے درمیان غیر خیر نہ آنے پائے اور یہ اتصال بالفظا ہو یا ترتیب ہو۔ مثلاً ضرب علامت زید زید فاعل سے غلام  
 مفول پر ترتیب مقدم ہے اسی لیے غلام کی ضمیر زید کی طرف پہن سکتی ہے اور ضرب علامت زید زید فاعل نہ ہوگا۔  
 کیونکہ غلام فاعل ہے جو ضرب کے ساتھ متصل ہے اور زید مفول ہے ترتیب اور فظا جو خیر ہے اس لیے غلام کی ضمیر

جہر نہایت

تھیں

نہیں

نہیں

نہیں

نہیں

نہیں

نہیں

نہیں

نہیں

نہیں

نہیں

نہیں

نہیں

نہیں

نہیں

زید کی طوط نہیں بہر سکتی ہے کہ ضمیر کا مرجع قبل ہوتا ہے نہ بعد۔ اور اگر فاعل اور مفعول ایسے ہوں کہ ادنیٰ اعراب و قرینہ نہیں ہو سکتا ہے تو فاعل کو ہی مقدم کرینگے ضرب موسیٰ علیٰ اور قرینہ نہ تو مفعول مقدم ہو سکتا ہے۔ مثلاً اکل اکثر می بجلی امر دو کو بجلی نے کہا یا قرینہ بھی ہے کہ اکثری کہانے کی چیز ہے۔ اور یا مفعول ہلا کے بعد ہو تو فاعل ضرور مقدم ہوگا یا شریعہ جملہ پرانا ہو مثلاً ما ضرب زید الامر و الامر ما ضرب زید عمرو۔ اس سے یہ حصر ثابت ہوا کہ زید نے صرف عمرو کو مارا ہے اور کسی کو نہیں مارا ہو کہ عمرو کو کسی اور نے بھی مارا ہو فاعل کو اس حصر کے لیے مقدم کیا ہے اور مفعول کو موخر۔ اگر فاعل موخر اور مفعول مقدم کریں تو یہ حصر جاتا رہے گا مثلاً ما ضرب الامر و زید الامر ما ضرب عمرو زید اس کے یہ معنی ہیں کہ زید عمرو ہی کو مارا ہے یعنی عمرو کا مارنے والا زید ہی ہے یا کوئی اور اگر زید نے کسی اور کو بھی مارا ہو تو اول کے خلاف ہوگا اور جب فاعل ضمیر مرفوع بار نہ متصل ہو یا مستتر ہو تو مفعول موخر ہوگا ضربت زید زید ضرب غلام اور اگر فاعل کے ساتھ ضمیر ہو جو مفعول کی لیے ہو مثلاً ضرب زید غلام یا مفعول الا کے بعد ہو یا انما شروع جملہ پر ہو مثلاً ما ضرب عمرو والا زید و انما ضرب عمرو زید اور یا مفعول ضمیر متصل بفعل ہو مثلاً ضربک زید و ضرب زید مفعول مقدم ہوگا۔ اور اگر قرینہ موجود ہے تو فعل حذف ہو سکتا ہے مثلاً پوچھا کہ کون آیا ہے من جاہک جواب میں کہا زید یعنی آیا ہے زید۔ جاو زید کہنا ضرور نہیں ہوا کہ کسی فاعل حذف ہو سکتا ہے مثلاً کہا ما فعل زید۔ زید نے کیا کام کیا کہا اکل ضرور نہیں کہ اکل زید کہیں۔

تنازع فعلان۔ جاو اکل زید۔ دو فاعل چاہتے ہیں کہ زید اکل کا فاعل ہو۔ اطعم و ضرب زید اہر و دو چاہتے ہیں کہ زید اپنا مفعول ہو اکل و ضرب زید اول چاہتا ہے کہ زید فاعل ہو اور ثانی چاہتا ہے کہ زید اوسکا مفعول ہو ضرب و اکل زید۔ اول چاہتا ہے کہ زید مفعول ہو اور ثانی چاہتا ہے کہ زید اوسکا فاعل ہو اب بحث یہ ہے کہ کس فعل کا عمل ہو۔ اول کا یا ثانی کا۔ اس میں دو مذہب ہیں اہل بصرہ ثانی کو عمل دیتے ہیں اہل کوفہ اول کو۔



اور یہ جس فعل کا فاعل معلوم نہ ہو مفعول بہ معلوم ہو کہ وہی بجائے فاعل مرفوع ہو اور کو مفعول بالاسم فاعل کہتے ہیں مفعول اس فعل کا  
 کہ اس کا فاعل معلوم نہ ہو۔ اور اس کے صیغہ ماضی و مضارع و مفعول کا ذکر گزر چکا ہے اور جو فعل کے متعدی ایک مفعول کا ہے وہی مفعول  
 بجائے فاعل ہو جاتا ہے اور جس کے دو مفعول ہوں مفعول پہلا فاعل ہوگا نہ ثانی۔ اور جس کے تین مفعول ہوں مفعول اول و ثانی  
 ہو سکتے ہیں مفعول ثالث اور مفعول اول اور مفعول دوم نہیں ہو سکتے ہیں۔ اور جہاں مفعول بہ ہو تو مفعول فیہ اور مفعول مطلق  
 برابر ہیں۔ اور باب عطیت کا مفعول اول بہ نسبت مفعول ثانی کے بہتر ہے۔ سویم مبتدا اور خبر۔ ان دونوں پر فاعل نفعی  
 نہیں ہے اس لیے مرفوع ہو کہ گویا فاعل نفعی سے فاعل ہونا یہی عامل ہے۔ مبتدا اسند الیہ ہوتا ہے مثلاً زید قائم نہ یہ مبتدا اسند الیہ  
 قائم سند اس کی خبر ہو مبتدا مفعول ہوتا ہے اور مقدم ہوتا ہے لفظاً ہو یا ربطاً اس لیے فی دارہ زید جائز ہے کہ زید ربط مقدم ہے  
 ضمیر اس کی طرف پرکتی ہے بخلاف صاحبہا فی الدار یہ جائز نہیں ہے کہ صاحبہا کی ضمیر دار کے لیے ہو لفظاً اور ربطاً موزن ہے  
 یا نکرہ خاص بہر مثلاً العبد مومن خیر من مشرک عبد بسبب صفت مومن کے خاص ہو گیا ہے۔ و سلام علیک ایضاً سلام میں قیاس  
 سلام جو میر پر فہم ہے۔ و خیر ہذا تاب یعنی شر عظیم یعنی ماہرہ الا شراب شر محصور و متعین ہو گیا بخلاف اول اسباب کہ جو کہ تو  
 بکا تے ہیں اور جو نکرہ نفی کے متحرکین ہو وہ بھی خاص ہو جاتا ہے مثلاً ما احدث منک احد خاص ہو گیا کہ باقی کے تحت ہو مینے  
 کوئی فرد بشر تو غیر سبب افراد انسانی ایک شے واحد ہو گیا۔ اور خیر مقدم ہو تو مبتدا نکرہ ہو سکتا ہے۔ فی الدار رجل یعنی گروہ  
 ہے جو دار میں رہنے کے قابل ہوتا ہے اس صفت نے اس کو خاص کر دیا۔ اور استقام کی تردید میں مخاطب جانتا ہے  
 کہ مسئلہ نے ایک امر خاص کر لیا ہے مثلاً الدار ام اقرۃ الرجل فی مبتدا و خبر ان دونوں سے ایک اس صفت کے ساتھ متعین ہے  
 کہ دار میں ہو تو یہ خصوصیت دونوں میں داخل ہو سکتی ہے۔ اور خبر جملہ میں ہوتی ہے۔ مثلاً زید قائم قائم فعل ہے اس کی ضمیر خبر  
 کے لیے ہے اور اس کا فاعل ہے یہ جملہ ضلیہ ہوا اور زید مبتدا کی خبر ہوا اس سے ثابت ہو کہ خبر میں ضمیر ضرور ہے جو مبتدا کے ہی  
 ہو وے اور کہیں یہ ضمیر بقرینہ حذف بھی ہوتی ہے مثلاً گئی کا ہماؤ ہو رہا ہے تو کہا ایک سیر ایک رو پیہ کو ہے۔ مثلاً  
 الحسن منوان بدرم منوان مند بدرم۔ اور جو کلمہ ایسے ہیں کہ ان کے لیے تقدم ضرور ہے مثلاً اسامو مولہ میں ابوکھذا  
 یا دو نو معرف ہونے میں برابر ہوں مثلاً اللہ اللہ۔ اور افضل منک افضل منی اور یا خبر خاص مبتدا کا فاعل ہے  
 مثلاً زید قائم۔ اور زید قائم ابوہ۔ اب تمام زید کا فعل نہیں ہے بلکہ ابوہ کا ہے تو زید کا تقدم واجب  
 نہیں بلکہ قائم ابوہ زید ہو سکتا ہے۔ تو مبتدا مقدم ہو گا جو اس کے مبتدا ہونے کی دلیل ہوگی۔ اور اگر خبر ایسا  
 کلمہ ہو کہ اس کے لیے تقدم ضرور ہے مثلاً مضطرب ابوک اور یا زید ابوک فاعل ابوک ابسبب  
 مقدم ہو اور یا خبر کے مقدم ہونے سے مبتدا کا مبتدا ہونا صحیح ہو گیا مثلاً فی الدار رجل ورنہ نکرہ مبتدا نہیں ہو سکتا ہے



بعض میں یہ ہے کہ جب تا میں اس کی خبر ہے۔ مثلاً فی الدار صلیباً یا ان مفتوح مع اپنے اسم و خبر کے مفرد ہو کر مستعمل ہو  
 مثلاً عندی ایک قلم تو ضرور ہے کہ خبر مقدم ہوگی۔ اور ایک مسجد کی کئی خبر ہوتی ہیں۔ زید عالم قائل کامل فاضل۔ اور  
 جہاں تھیں ان بانیہ کے ساتھ حضرت مولانا کے ساتھ لکھا ہے۔ اُن تو وہ خبر کلم یعنی صوم۔ اور جو چندا بعضی شرط ہو اس کی خبر ہے  
 جہاں کے ہوگی اور اس پر ان کی جو خبر ان کی علامت ہے۔ الذی یا جی جو کوئی میرے یہاں آئے گا وہ میرا دوست ہوگا اور میرا  
 اور ایت دلیل کی خبر پر فاضل آسکتی ہے۔ اور کہیں بہتر اخذ ہوتا ہے۔ کمال آرزو کی حالت میں مشتاق الیہ نظر آوے  
 اسی کلام میں یہ ہے کہ اور چندا ہوں اور کلام پر اگر نادر ہے اس کی ضرورت نہیں ہوتی ہے مثلاً اللہ مال جہاں وہ ہے  
 ہی پکارنے لگتے ہیں نا ہو اللہ مال کہنے کی فرصت نہیں ہے۔ اور ایسے ہی خبر حذف ہوتی ہے کہ پورا کلام ہوا کرنے  
 میں خوف ہو تا تو خبر قائلہ سب سے واقف حذف ہے۔ سارا جگہ کہنے تک اگر غالب تھا تو حذف ہے اور جس جگہ جگہ  
 خبر کے گو کلام آجاسے تو خبر کا حذف ہونا واجب ہے تو لازماً یہ مکان کہ اقامت زمین کا حذف کہ مکان کہ اس کی جگہ ہے  
 اور ضربی زید اقامتاً مثلاً حاصل حذف ہے نا حال اس کی جگہ اور کئی وجہ سے یعنی زمین حذف ہے کہ وضیعت مفعول  
 اس کی جگہ آگیا ہے اور لو کہ داخل کذا اپنے منی صنف ہے کہ لافس اس کی جگہ ہے۔ چہ آدم خبر ان حروف مشبہ  
 فاضل جس جگہ پر یہ حروف ہوں اور میں جو چندا اور خبر وہ مرفوع ہوتی ہے۔ اُن زید القام۔ اور یہ خبر جہاں وہ  
 خبر وہ تو اسم پر مقدم ہوتی ہے۔ ان فی دار زید۔ انجم لافس جس کی خبر جس جگہ آسمیہ پولا آئے اور میں جو چندا  
 اس کی خبری مرفوع ہے مثلاً لا رجل قائم۔ ششم۔ اسم مارا جو لیس کے شاہد ہیں کہ ان کے منی نفی کے میں ان کا  
 مسند الیہ مرفوع ہوتا ہے لازماً تا لا رجل قائم۔ ماکام مکہ و معزہ دونوں ہوتے ہیں اور لا کا اسم مرفوع مکرہ۔

منصوبات۔ جس اسم پر عامل کے محل سے وہ محل ہو کہ علامت منصوب ہو جس کی جاری ہو جائے وہ منصوب ہوتا ہے  
 اور اس کی علامت نصب یعنی فتح اور الف اور کسرہ اور یاء ہے مثلاً رایت زیداً و مسلمات داماں مسلمات مسلمات ہاں  
 مفعول مطلق وہ مصدر ہے کہ اپنے فعل یا صفت کے بعد ذکر ہو اور یہ مصدر کسی فاعل کے لیے ذکر ہوتا ہے۔ تاکید کے  
 لیے یا خبر ہے زیداً حضرت زید کو مارا ہے۔ اور کبھی شمار کے لیے ہوتا ہے ضربت ضربت ایک اور ضربتیں دو اور ضربات بہت  
 مارا۔ اور کبھی کسی خبر اور فاعل کا بیان ہوتا ہے جیسے جلتہ انوار زیم کسرہ میا حکم بیٹا ہے میں بیٹا اور فعل  
 اور مصدر ایک ہی صفت کے ہوں یا مختلف پر معنی ایک ہوں قدرت جوسا۔ اور فعل حذف ہوتا ہے مثلاً ایک قاعدہ  
 بیان کیا اس کی مثال بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں مثلاً اپنے مثلث مثلاً۔ اور قاعدہ کے بعد مثال بیان کرنا قرینہ  
 ہے اور دعا کے وقت ہاں بیکر ہاں والے کہ کما سقیا سقیا۔ اور اس لاسم کے بعد صبر نفی ہوا اور اس کے لگے

نہانی خبر  
 اسم مارا جہاں وہ ہے

مفعول مطلق





اپنے بچوں کے نام میں تخفیف کرتے ہیں اور پیار سے کہتے ہیں۔ تاہم نام ہے اسکو کا دو میان کہتے ہیں امتہ اللہ کو  
 امول کہتے ہیں مثلاً یا صاحب کا یا صاحب ہوا۔ اگر آخرین دو حرف زائد ہوں مثلاً عثمان والسماء، دو حرف آخر حذف کرنے  
 میں یا جمع دیا اسم اور مرکب کا اسم آخر حذف ہوتا ہے یا بعل بعلک سے۔ اور جید ترخیم یا ویسا ہی پڑھتے ہیں جیسا تھا  
 یا صلح و یا نحو یا اسم مستقل کرتے ہیں یا صلح و یا ثمنی۔ اور مندوب اور متفیع علیہ کے مرنے اور محدود ہونے پر یا اسکے  
 پیدا ہونے پر دتے ہیں تو صرف وا اور یا آتا ہے یا زید یا زیدہ۔ یا مصیبتا و یا مصیبتا و اور مندوب مثل سنائی  
 ہے جو اسکے معرب اور مبنی ہونے کا حکم ہے وہی اس کے معرب و مبنی ہونے کا ہے اور کہی الف دیا بھی زیادہ ہوتا ہے  
 اور کہی کاف مع الف دیا یا دیا یا د اور بازیدہ ہوتی ہے یا زیدہ یا غلامک یا غلامک یا غلامک یا غلامک۔ اور  
 نکرہ پر مذنیہ نہیں ہوتا ہے معرب پر ہوتا ہے کہ اپنے خاص مردہ کو روئے میں اور نہ عام مردہ کو یا زیدہ یعنی زید  
 جو اپنا عزیز تھا مگر گیا یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ یا رجاء کہیں۔ اسے کوئی آدمی مگر گیا۔ اور مندوب کے لغت پر ہر حرف  
 نہیں آتے یا زیدہ الطویل یا زیدہ الطویلا نہیں کہہ سکتے ہیں۔ اور اسم جنس اور اسم اشارہ پر سے حرف مذائب  
 نہوگا۔ اور مستغاث اور مندوب پر سے بھی حذف نہوگا۔ مگر اصح لیل واقفہ فوق و اطرق کرانی یا بولاجاتا ہے  
 جو اسم جنس اور نکرہ ہیں۔ اور کہی منادی ہی حذف ہوتا ہے الایا اسجد یا قوم اسجد و تھا۔ ایک اسم منصوب ہے  
 اور اس کے بعد ایک فعل ہے کہ اسکا مفعول ایک ضمیر ہے جو اس اسم کے لیے ہو اگر یہ فعل اس اسم پر آئے یا  
 اسکا فعل جم معنی یا لازم معنی او سپر آئے تو وہ اسم اس فعل سے منصوب ہو سکے اسکو منصوب علی شرطہ التفسیر  
 کہتے ہیں کہ اسکا فعل ناصب حذف ہے اور فعل جو مذکور ہے وہ فعل حذف کی تفسیر ہے۔ مثلاً زیداً ضربت ضربت  
 زیداً تھا ضربت حذف ہو کر ضربتہ اسکی تفسیر ہوا زیداً مرث بہ لے نکلا میں زید کو اذہبت زیداً زیداً ضربت تھا  
 اذہبت زیداً زیداً احتب علیہ اسے لاہت زیداً میں زید کو چٹا رہا۔ اور جو اسم منصوب ہو اور اس سے ڈرانا  
 منظور ہو یا مکر مذکور ہو مثلاً اسدا اریق اسدا شیر سے درو اور اسدا اسدا اور شیر سے اسکو تحریر کہتے ہیں اسکا فعل  
 حذف ہوتا ہے۔ سویم مفعول فیہ حسین فعل واقع ہو اسکو ظرف کہتے ہیں مکان ہو یا زمانہ ہو جب فی نہ آئے تو  
 منصوب ہوگا ورنہ جر ہوگا ظرف زمان میں فی فعلاً ابی نہیں سکتا ہمیشہ مقدر رہتا ہے اور طرف مکان غیر محدود  
 جہات ستہ اور عند اور لہی اور سواء اور دون اور لفظ مکان اور مابعد دخول سبب منصوب ہوتا ہو فی مقدر  
 ہوتی ہے جلبت الماک و خلک و بینک و شماک و توقک و تحمک و مکانک و دارک اور محدود ہوتی آتی ہے  
 و خلک فی المسجد چارم مفعول جس مطلب کے لئے کوئی کام ہو مثلاً ضربتہ تادیباً میں نے اسکو ادب دینے کیلئے

مارا اور میر جیب ہوتا تو کہ اس پر نام نہ لکھے ورنہ مجبور ہو گا اور شرط یہ ہے کہ فعل اور مفعول کا فاعل اور زمانہ ایک  
 ہی ہو ضرب اور تاویب کا فاعل اور زمانہ ایک ہی ہے۔ چم مفعول مع جو اسم عدد و فعل میں فاعل کا یا وقوع  
 فعل میں مفعول کا ضرب یک ہوا اور اس پر دا و داخل ہونشا سرت و زید مع زید کے میں گیا اور ضربت زید و عمر  
 زید کو میں نے مع عمرو کے مارا۔ اگر عطف ہو سکتا ہو مثلاً سرت انا و زید معاً و نو امر جائز ہیں عطف اور نصب  
 ورنہ نصب ہی ہو گا۔ ایک و زید و انا شاک زید یا میں نے زید کو مارا یا میں نے زید کو مارا کہہ کر نے ہیں۔  
 ششم حال جو عشت ایسی ہو کہ فاعل کی وقت عدد و فعل اور مفعول کے وقت وقوع حیثیت اور کیفیت بیان  
 کرے مثلاً زید کو زید سوار ہو کر آیا و ضربت زید۔ تاکہ بیان میں نے زید سوار کو مارا یا دو کوئی کیفیت بیان کر  
 مثلاً ضربت زید را کہ میں نے سوار نے زید سوار کو مارا اور حال نکرو ہوتا ہے اور زوال الحال معترہ ہوتا ہے۔ اور  
 زوال الحال نکرو ہو تو حال اس پر مقدم ہوتا ہے مثلاً جا رہا کہتا رہا۔ اگر صفت نہ ہو بلکہ اسم ہو کہ کیفیت پر دلالت کرے  
 تو وہ بھی حال ہے۔ املت التمرۃ لیسرا میں نے کدو مٹی گھوڑ کھانی اور اگلت التمرۃ رطباً اور مٹھی گھوڑ میں نے  
 کھائی۔ اور جملہ بھی حال ہوتا ہے اس میں دا و اور ضمیر ضروری ہے جو زوال الحال کے لیے ہے۔ جا و زید و ہوا کہ  
 یا سرت دا و ہوتی ہے کنت نبیا و آدم بین الماء و الطین۔ یا صرف ضمیر ہو یہ بہت کم استعمال ہے جا و زید  
 را کہ اور مضارع مثبت میں صرف ضمیر کافی ہوتی ہے جا، زید۔ یا سرت۔ اور مضارع منفی اور ماضی منفی و  
 مثبت سب میں دا و اور ضمیر کافی ہے یا صرف ایک ہی کافی ہے اور ماضی مثبت پر قد بھی ضرور ہے۔ اور بھی  
 فعل بقرینہ حذف ہوتا ہے جو سفر سے آ رہا ہے اور سکو کہرا شد امدا یا اے جنت راشد امدا یا اور جب حال جملہ  
 سابق کی تاکید ہو زید اوک عطا ابوہ ثقیف عطف ہے اور عطا او سکلی تاکید ہے اے اچھے عطا فانی نے زید  
 کا تیرا پ ہونا ثابت ہے کہ وہ عاقل ہے۔ تاہم تمیز میں امر کی کیفیت معلوم ہی ہو کہ میرا کہیوں ہے اور کیوں ہوا  
 اسکو ابہام کہتے ہیں اور جب ایک امر یا بیان کریں کہ اسکی وجہ معلوم ہو جائے اور ابہام جا تا رہے اور سکو  
 تمیز کہتے ہیں مثلاً صدور کے وجہ ضرب زید عمر دا و ادا و زید نے عمر کو مارا وجہ ضرب کی معلوم نہ تھی وہ عداوت سے  
 معلوم ہو گئی عداوت تمیز ہے یا وقوع فعل کی وجہ ضرب زید عمر دا و ادا یا شے موزون معلوم نہ ہو مثلاً منہ بزم  
 منہ یا شے معلوم نہ ہو مثلاً وجہ تشرین در ہایا یا شے ہائی چیز معلوم نہ ہو مثلاً رطل زیتا یا گڑ سے ہائی  
 ہوتی چیز دا و ادا یا شے ہو و لا التمرۃ شہا زید یا کسی شے کی مابیت ہذا خانم فختہ۔ اس میں شرط یہ ہے کہ  
 کہ اسم ممتیز تام اور کامل ہو یعنی تخرین ہوا و انون تغیر و جمع ہوا مضاف ہو۔ اور اسم معرف تام کو اسم تام ہے



الاطلاقاً مستثنیٰ منصوب ہے۔ مامرت باحد لا زید اور لا زید رايت <sup>لما</sup> لا زیداً مستثنیٰ منصوب ہے یا بدل ہے۔  
 مستثنیٰ مفعول کلام غیر موجب میں حسب عامل معرب ہوتا ہے ماضی لا زید مامرت رايت لا زید  
 یعنی ہو سکتا ہے کہ کسی نے نہیں مارا صرف زید نے ہی مارا یہ صرح کلام غیر موجب سے حاصل ہوتا ہے اور ضرر ہی لا  
 زید نہیں ہو سکتا ہے کہ سوار زید کے جو مخلوق نے مارا ہو۔ اس لیے غیر موجب ہونا شرط قرار دیا گیا۔ مگر حسب کلام  
 موجب ایسا ہو کہ تمام افراد و مین شامل ہوں اور ایک فرد نہ ہو مثلاً قرأت الایم الجنت یعنی اس ہفتہ کے تمام دنوں  
 میں سوار جمعہ کے پڑھتا رہا تو مستثنیٰ منصوب ہوگا اور اسی لیے ماضی لا زید لا عالم درست نہیں کیونکہ ماضی  
 شہد میں تو یہ نہیں ہو سکتا کیونکہ زید موصوفہ جمیع صفات متضادہ وغیرہ متضادہ سوار علم کے رہا۔ اگر کسی جگہ  
 مستثنیٰ مستثنیٰ منع کا بدل ہو سکے تو چل محل مستثنیٰ منع کا ہوا سپر اعتبار کرینگے اور وہ اعراب رنگے۔ ماضی من احد  
 لا زید الا کے بعد کلام مثبت ہو گیا میں زیادہ نہیں ہو سکتا ہو تو محل من احد کا یہ ہے کہ ماضی کا فاعل ہو اس لیے  
 زید اس اعتبار پر مرفوع ہوگا۔ اور لا احد فی الدار لا عمر ولا کی نفی الا کے بعد جاتی رہے جس سے وہ عمل کرتا رہا  
 اب عمر و بالضرر مبتدا ہو گیا جو محل احد پر اسکا اعراب ہوا۔ اور لا زید شیئاً الا شیئاً لا یبایہ ماک نفی الا کے  
 بعد جاتی رہے جو اسکے عمل کی قوت تھی اس لیے شیئ جو الا کے بعد ہے باعتبار محل شیئ کے مرفوع ہوا کہ وہ  
 محلاً مبتدا ہے۔ اور لیس زید الا کا جائز ہے کیونکہ لیس کی خبر منصوب ہے الا کے پہلے ہوا بعد و لیس بسبب  
 فعل ہونے کے عمل کرتا ہے کہ وہ قوی ہے وہ کسی طرح زائل نہیں ہو سکتا ہے اسکا عمل بسبب معنی نفی کے نہیں  
 ہو غیر اور سوا اور سو سے اور دون اور جا شا کے بعد مستثنیٰ مجرور ہوتا ہے کہ یہ سب مضاف ہیں اور وہ  
 مضاف الیہ۔ اور جو اعراب مستثنیٰ کا ہے وہ غیر پر جاری ہوتا ہے۔ اور غیر صفت کے لیے وضع ہے نہ استثناء  
 کے لیے مگر کسی استثناء کے لیے ہوتا ہے اور ایسے ہی الا جو استثناء کے لیے ہو مگر کہی صفت کے لیے معنی غیر  
 ہوتا ہے جب استثناء صحیح ہو سکے مثلاً لو کان فیما اللہ الا اللہ لفسدنا۔ بیان استثناء کے معنی درست نہیں  
 ہو سکتے ہیں کیونکہ استثناء کی شرط یہ ہے کہ مستثنیٰ منع موجود ہو مستثنیٰ او مین اعلیٰ ہوا نہ بیان تو اللہ کا وجود ہی  
 نہیں ہے اس لیے ضرور ہو کہ الا کو غیر صفت کے معنی میں لیون یعنی اگر انسان و زمین میں ایسے اللہ ہوتے کہ بعد  
 کے سوا ہوں تو انہیں فساد ہو جاتا ہے۔ تو اس جگہ یہ قاعدہ نکلا کہ جو جمع کرہ ہوا وہ محصور ہو تو وہ ان الا  
 کے لیے نہیں ہو سکتا جو غیر صفت کے لیے ہوگا۔ اور سوا اور سوا اور دون ہمیشہ منصوب ہوتے ہیں۔  
 نعم۔ کان وغیرہ افعال ناقصہ کی خبر جس جملہ اسمیہ پر یہ افعال آتے ہیں او مین جو مسند ہو وہ خبر ہے اور منصوب

شاکان زید فائدا اور اسکے احکام سب مبتدا کی خبر کے ہیں پر یہ خبر ایسے اسم پر مقدم ہو سکتی ہے اور سب فعال ناقصہ  
 کا یہی حکم ہے اور کہیں خاص کان محذوف ہو تا ہو جبکہ ان حرف شرط ہو اور اسکے بعد ایک اسم ہو اور اسکے بعد ایک  
 اسم مع فاعل کے ہو ان خبر غیر ان کا علم خبر انکان غیرا۔ ان خبر غیر ان کان فی علم خبر خبرا خبر ان خبر غیر ان کان  
 علم خبر خبرا خبر ان خبر غیر ان کان فی علم خبر خبرا خبر انکان غیرا۔ ان خبر غیر ان کان فی علم خبر خبرا خبر انکان غیرا۔  
 اور کان حذف کر کے اسکی خبر مفصل لائے اور ان کے بعد زیادہ کیا یا ہوا۔ اور یا بکسر عجرہ ہو تو اصل ان کنتی تبیل می کی گئی  
 ہے جس میں ہوا سیم ہر حرف مشبہ بالفعل آئین او سین مستند الیہ اسم کوکھاتا ہے اور وہ منصوب ہوتا ہے۔ ان زید فائدا  
 یا زید ہم جس خبرا صیغہ پر لافنی جنس آئے تو او سین جو مستند الیہ ہے وہ اسکا اسم ہے منصوب ہے مثلاً لا غلام رجل فہما۔  
 اور مکرہ معروف منصوب مبنی ہر تاسیہ لارجل فی الدار اور خبر حذف ہوتی ہے لا مسلمین لا مسلمین لا مسلمین جیسے تہنیل  
 فی الدار۔ اور معروف ہو تو لا بحرف عطف کر رہ ہوگا اور معروف دوسرا بھی ہوگا اور دونوں مرفوع ہونگے لازید فی الدار  
 ولا عمرو۔ اور لا ابسن لہما اس قصید اور اس جگہ کے کافیصلہ کرنے والا کوئی نہیں ہے تو یہ مکرہ ہوا۔ اور لا حول  
 ولا قوۃ دونے منصوب کہ دونوں لافنی جنس ہیں۔ اور لا حول ولا قوۃ اول لافنی جنس دویم زائد اسکا اسم  
 مبنی برضیب۔ اور قوۃ او سپر عطف اسنے منصوب ہوا۔ لا حول ولا قوۃ اول لافنی جنس اور قوۃ اس کے محال ہے  
 عطف مرفوع ہوا۔ لا حول ولا قوۃ دونے مبتدا ہیں۔ لا حول ولا قوۃ اول مبنی لیس اور دویم لافنی جنس۔ اور اسپر  
 ہمزہ استفہام آئے تو استفہام ہوگا۔ یا مبنی ترجی پر عمل پرستور رہے گا۔ الانزل غندی میرے پاس کچن  
 نہ اوترا۔ اور اس کے اسم مبنی کی نسبت اول یہی مبنی برفتح ہوتی ہے لارجل ظریف فی الدار۔ اور باعتبار محل لینے  
 مبتدا کے مرفوع ہوتی ہے۔ لارجل ظریف فی الدار اور باعتبار محل قریب منصوب ہوتی ہے لارجل ظریف فی الدار  
 اور لغت ثانی مثال ہے معرب مرفوع یا منصوب ہوتے ہیں لارجل ظریف کر یا کریم فی الدار اور اسکا معرب  
 معرب مرفوع یا منصوب لا حدک والفرس والفرس ولا اب وابتدا ابن جب کہ کسی طرف اسکا اسم مضاف ہو مثلاً  
 لا ابہ ولا غلامیہ تو تہنیل اور تہنیل ہوگا۔ اگر مضاف الیہ پر لام جار آئے تو یہی ہی صورت رہے گی لا ابہ ولا غلامیہ  
 کہ میرا اور اول دونوں معنی ہیں مشابہ مضاف ہیں اور لا ابہ مضافا جز نہیں کیونکہ کر کا باب نہیں ہوتا ہے وہ مشابہ  
 اخلاف نہیں ہے۔ اور کہیں اسکا اسم حذف ہوتا ہے لا علیک اسے لا باس علیک تبیکو کہ تو نہیں ہے۔

ان خبر غیر ان

خبر غیر ان

لا باس علیک

ہوا دویم خبر لا ابہ وابتدا ابن جب کہ کسی طرف اسکا اسم مضاف ہو مثلاً لا ابہ ولا غلامیہ تو تہنیل اور تہنیل ہوگا۔ اگر مضاف الیہ پر لام جار آئے تو یہی ہی صورت رہے گی لا ابہ ولا غلامیہ کہ میرا اور اول دونوں معنی ہیں مشابہ مضاف ہیں اور لا ابہ مضافا جز نہیں کیونکہ کر کا باب نہیں ہوتا ہے وہ مشابہ اخلاف نہیں ہے۔ اور کہیں اسکا اسم حذف ہوتا ہے لا علیک اسے لا باس علیک تبیکو کہ تو نہیں ہے۔



مل ہوگا ان زید کا قلم زید کا قلم قلم زید اور بل اور کن کے ساتھ جو ایجاب اور اثبات پیدا کرتے ہیں یعنی  
دیکھ سبب کفنی جاتی رہتی ہے تو معنوں مرفوع ہوگا بخلاف زید مقید بل مسافر و زید قائم ان کن قاعدہ۔

المجہورات۔ مضاف الیہ کی علامت جر ہے جو کسر یا فتوح ہے یا یا ہے جس چیز کی طرف کوئی چیز منسوب ہے یا متعلق ہے  
اول مضاف ہے دویم مضاف الیہ۔ کو کتاب زید زید کی کتاب اور نحو مرث زید میرا گز زید کے ساتھ متعلق ہے  
مرور نیزہ حرف جر زید کا مضاف اور وہ مضاف الیہ ہوا۔ دویم کو مضاف و مضاف الیہ نہیں کہتے ہیں۔ اول کو  
مضاف اور مضاف الیہ کہتے ہیں۔ اور اس میں شرط یہ ہے کہ مضاف اسم ہی ہو تا ہے جیسے تین ہو اور تہ تشبیہ اور  
جمع کا فاعل ہو اور اذ او سپر اللام تعریف ہو اور اضافت دو قسم ہے ایک لفظی کہ اسم فاعل اور اسم مفعول اور  
صفت مشبہ اپنے مفعول کی طرف مضاف ہو نحو رب العالمین۔ اور دویم معنوی جو مضاف ایسا ہو بلکہ کوئی چیز ہو نحو  
کتاب زید۔ غلام زید۔ دار زید۔ دروس زید یعنی یہ مضاف الیہ نہ مضاف کا جنس ہے اور نہ اس کا ظرف ہوا اس  
سورہ تین لام جو تخصیص اور تاک کے لیے ہو مقدر ہوتا ہے کتاب زید یعنی کتاب زید اور جنس ہوتا ہے رس مقدر ہوتا  
نحو خاتم نصیبہ خاتم عن نصیبہ اور ظرف ہوتا ہے مقدر ہوگی ضرب الیوم ضرب فی الیوم اور حکم اسکا یہ ہے کہ مضاف  
الیہ معرف ہو تو مضاف معرف ہو جاتا ہے نحو غلام زید زید کا غلام معلوم ہے اور مضاف مکرر ہو تو خاص ہو جاتا ہے  
غلام ہر کسی ہر کا غلام نہ معرف کا۔ اور عدد معرف ہوا اپنے تیز معرف ہوا م کے طرف مضاف ہو تو یہ کلام فصیح  
نہیں ہے۔ گوار و رہائی بولتے جو بنگے المایۃ الدینار۔ اور اضافۃ لفظی کا سوا تخفیف کے اور کچھ فائدہ نہیں ہے  
ضارب زید ضارب زید ضارب زید ضارب زید اور جانی رجل ضارب الضارب الضارب الضارب  
ضارب غلام کے یعنی وہ مرد کہ اس کا غلام مارنے والا ہے اور مرث ہر رجل حسن الوجہ بجاے حسن وجہ کے  
اور وزن اعراب حذف ہو کر تخفیف ہوتی ہے اسلیے الضارب زید الضارب زید جائز ہے کہ تخفیف حاصل ہے۔ اور  
اضارب زید میں تخفیف نہیں ہے اسلیے جائز نہیں ہے۔ اور الواہب المایۃ العیان و عبد ابا عتار عطف کے  
الواہب عبد ہوا ضعیف ہوا اور الضارب الرجل یقیاس القام الغلام جو اتمام غلام تھا جائز ہے اور الضارب  
یقیاس ضارب ہوا ضعیف ہوا اور الضارب الرجل یقیاس القام الغلام جو اتمام غلام تھا جائز ہے اور الضارب  
مضاف الیہ اور صفت مضاف ہوا اور موصوف مضاف الیہ ہوا اور مسجداً جامعاً و جانباً الغریب صلوة الاولی و قبلہ  
الحقار کے مسجد الوقت الجامع و جانباً لکان الغریب و صلوة الساعۃ الاولی و قبلہ الیہ الحقار تاویل ہو کر پڑھتے ہیں اور  
جر قطیفہ اور اخلاق ثیاب کے اصل قطیفہ تجرؤ۔ چادر برائی اور ثیاب اخلاق کبرہ پرانے کی ہی یہ تاویل ہے

10  
 11  
 12  
 13  
 14  
 15  
 16  
 17  
 18  
 19  
 20  
 21  
 22  
 23  
 24  
 25  
 26  
 27  
 28  
 29  
 30  
 31  
 32  
 33  
 34  
 35  
 36  
 37  
 38  
 39  
 40  
 41  
 42  
 43  
 44  
 45  
 46  
 47  
 48  
 49  
 50  
 51  
 52  
 53  
 54  
 55  
 56  
 57  
 58  
 59  
 60  
 61  
 62  
 63  
 64  
 65  
 66  
 67  
 68  
 69  
 70  
 71  
 72  
 73  
 74  
 75  
 76  
 77  
 78  
 79  
 80  
 81  
 82  
 83  
 84  
 85  
 86  
 87  
 88  
 89  
 90  
 91  
 92  
 93  
 94  
 95  
 96  
 97  
 98  
 99  
 100  
 101  
 102  
 103  
 104  
 105  
 106  
 107  
 108  
 109  
 110  
 111  
 112  
 113  
 114  
 115  
 116  
 117  
 118  
 119  
 120  
 121  
 122  
 123  
 124  
 125  
 126  
 127  
 128  
 129  
 130  
 131  
 132  
 133  
 134  
 135  
 136  
 137  
 138  
 139  
 140  
 141  
 142  
 143  
 144  
 145  
 146  
 147  
 148  
 149  
 150  
 151  
 152  
 153  
 154  
 155  
 156  
 157  
 158  
 159  
 160  
 161  
 162  
 163  
 164  
 165  
 166  
 167  
 168  
 169  
 170  
 171  
 172  
 173  
 174  
 175  
 176  
 177  
 178  
 179  
 180  
 181  
 182  
 183  
 184  
 185  
 186  
 187  
 188  
 189  
 190  
 191  
 192  
 193  
 194  
 195  
 196  
 197  
 198  
 199  
 200  
 201  
 202  
 203  
 204  
 205  
 206  
 207  
 208  
 209  
 210  
 211  
 212  
 213  
 214  
 215  
 216  
 217  
 218  
 219  
 220  
 221  
 222  
 223  
 224  
 225  
 226  
 227  
 228  
 229  
 230  
 231  
 232  
 233  
 234  
 235  
 236  
 237  
 238  
 239  
 240  
 241  
 242  
 243  
 244  
 245  
 246  
 247  
 248  
 249  
 250  
 251  
 252  
 253  
 254  
 255  
 256  
 257  
 258  
 259  
 260  
 261  
 262  
 263  
 264  
 265  
 266  
 267  
 268  
 269  
 270  
 271  
 272  
 273  
 274  
 275  
 276  
 277  
 278  
 279  
 280  
 281  
 282  
 283  
 284  
 285  
 286  
 287  
 288  
 289  
 290  
 291  
 292  
 293  
 294  
 295  
 296  
 297  
 298  
 299  
 300  
 301  
 302  
 303  
 304  
 305  
 306  
 307  
 308  
 309  
 310  
 311  
 312  
 313  
 314  
 315  
 316  
 317  
 318  
 319  
 320  
 321  
 322  
 323  
 324  
 325  
 326  
 327  
 328  
 329  
 330  
 331  
 332  
 333  
 334  
 335  
 336  
 337  
 338  
 339  
 340  
 341  
 342  
 343  
 344  
 345  
 346  
 347  
 348  
 349  
 350  
 351  
 352  
 353  
 354  
 355  
 356  
 357  
 358  
 359  
 360  
 361  
 362  
 363  
 364  
 365  
 366  
 367  
 368  
 369  
 370  
 371  
 372  
 373  
 374  
 375  
 376  
 377  
 378  
 379  
 380  
 381  
 382  
 383  
 384  
 385  
 386  
 387  
 388  
 389  
 390  
 391  
 392  
 393  
 394  
 395  
 396  
 397  
 398  
 399  
 400  
 401  
 402  
 403  
 404  
 405  
 406  
 407  
 408  
 409  
 410  
 411  
 412  
 413  
 414  
 415  
 416  
 417  
 418  
 419  
 420  
 421  
 422  
 423  
 424  
 425  
 426  
 427  
 428  
 429  
 430  
 431  
 432  
 433  
 434  
 435  
 436  
 437  
 438  
 439  
 440  
 441  
 442  
 443  
 444  
 445  
 446  
 447  
 448  
 449  
 450  
 451  
 452  
 453  
 454  
 455  
 456  
 457  
 458  
 459  
 460  
 461  
 462  
 463  
 464  
 465  
 466  
 467  
 468  
 469  
 470  
 471  
 472  
 473  
 474  
 475  
 476  
 477  
 478  
 479  
 480  
 481  
 482  
 483  
 484  
 485  
 486  
 487  
 488  
 489  
 490  
 491  
 492  
 493  
 494  
 495  
 496  
 497  
 498  
 499  
 500  
 501  
 502  
 503  
 504  
 505  
 506  
 507  
 508  
 509  
 510  
 511  
 512  
 513  
 514  
 515  
 516  
 517  
 518  
 519  
 520  
 521  
 522  
 523  
 524  
 525  
 526  
 527  
 528  
 529  
 530  
 531  
 532

२

١٠٠

3

20

کہ اول موصوفہ صفت کیا گیا اور صفت باقی رہی پھر صفت کو خاص کیا کہ اس کے بعد موصوفہ کو مضاف لاکر بیان کیا  
 کہ جزو قلیفہ پر اپن کسکا قلیفہ کا جو دو اسم ہم معنی مترادف ہوں اور میں اضافت جائز نہیں ہے مثلاً لیث  
 اسید کہ اس میں کچھ فائدہ نہیں۔ اور سعید کہ زکا جائز ہے مثلاً سعید نام مشہور ہے اور کرز غیر مشہور سعید کہ زکا یعنی وہ شخص  
 کہ کرز کا نام ہے۔ اور کل الدراہم اور عین الشے بھی جائز ہے کہ مضاف بانیست مضاف الیہ کے عام ہے اسم صغیر  
 یا جابری جبری صحیح یا منکم کے طرف مضاف ہو تو یا یا ساکن ہوگی یا مفتوح یا غلامی یا غلامی یا غلامی یا غلامی۔ اور ہم  
 کے آخر میں الف ہو تو ثابت رہتا ہے نحو عصائی۔ اور آخر میں یا ہو تو دونوں افعال ہوگا مثل یسین تھا  
 نون گرا یا کو یامین او غام کیا اور حرف اخیر او ہو تو او کو یا کرین یا کو یامین او غام کرین اور ضم کو کسو کیا۔  
 مسیحی جو مسلولی تھا۔ اور یا کے پہلے فتح ہو تو وہی دونوں کو او غام ہو کر فتح قائم رہیگا مسیحی مسیحین تہانوں گرا یامین  
 یا او غام ہوئی اور مصطفیٰ مصطفون تہانوں گرا او کو یا کیا اور دونوں او غام اور فتح قائم رہتا ہے۔ اسما ہست  
 بکرہ مرفوع یا مجرور ہوئی آخری اور فی بلا او غام اور منصوب ہو تو آخری اور را خانی اور فرد خمیر طیف صفت نہیں ہوتا  
 توابع۔ ایک اسم پر ایک عامل ہو اور اس سے وہ عرب ہو اور اس کے بعد اس کی اسم ہوں کہ او پر ہی وہی  
 اعراب اوس عامل کی باعث ہو نہ کسی دوسرے عامل سے اول کو متبوع کہتے ہیں اور دوسرے کو تابع کہتے ہیں  
 جو تابع اوس معنی پر دلالت کرے کہ متبوع کی ذات میں ہوں اس کو صفت کہتے ہیں۔ جائز فی زید العالم عالم تابع  
 صفت ہو علم متبوع میں پایا جاتا ہے۔ اور میرہ صفت کہی شتا و صفت کے لیے ہو۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم اور کہی مذمت  
 کے لیے ہو سن الشیطان الرحیم اور کہی عرف تاکید کے لیے ہو نفی واحدہ وحدت نفی کی تاسے ثابت ہو واحدہ  
 اس کی تاکید ہے۔ اور صفت ہم حادث سے ہوتی ہے جو معنی وصفی پر دلالت کرے رجل رجلی مرد دہلی والد رجل دہلی  
 والد آدمی۔ مررت برجل آبی رجل کیسا مرد۔ ہذا الرجل ہذا موصوفہ رجل صفت۔ ہذا ہذا زید موصوفہ ہذا  
 صفت۔ جو خبریہ کر کو صفت ہوتا ہے نہ معرفہ کی اور اوس میں ضمیر ضروری ہو موصوفہ کے لیے ہو رجل ابوہ قائم یہ  
 صفت موصوفہ کی ہوتی ہے۔ اور کہی اس کے متعلق میں وہ معنی ہوتے ہیں برجل حسن غلامہ اس کا غلام حسن حال ہے  
 اول و ثلث خبر میں موصوفہ کے مطابق ہے۔ وہ مذکر تو یہ بھی مذکر وہ مؤنث تو یہ بھی مؤنث وہ معرفہ تو یہ بھی معرفہ  
 وہ بھی نکرہ تو یہ بھی نکرہ۔ وہ واحد یہ بھی واحد وہ تثنیہ تو یہ بھی تثنیہ وہ جمع تو یہ بھی جمع وہ مرفوع تو یہ بھی مرفوع۔ وہ  
 منصوب تو یہ بھی منصوب وہ مجرور تو یہ بھی مجرور۔ اور ثانی رفع اور نصب اور جر اور نکرہ اور معرفہ میں موصوفہ  
 کے مطابق ہے اور تابع باقی میں اپنے فاعل ظاہر کے موافق تذکرہ اور تانیث اور واحد و تثنیہ و جمع میں برجل قائم

اس کا اسم صغیر

اس کا اسم صغیر

صفت

صفت



باب پنجم آیتا میرادوست رنگ و گندمی جو جملہ ارباب مینم ہے اس کا  
معنی کہ تاسف دہان ہوتا ہے اور تلذات بیس معطر

منور درکنون سکتا چنڈہ کے مانند دس ہزار بھوان

تہذیب و تمدن کی روشنی میں ادبی و تاریخی مطالعہ

نہایت ترقی و عروج دت علیٰ الخیر و برکت  
دودہ میں نہاتے تھے

عزيم الله ان يثيبكم في حقكم من عطفكم على عبيده  
 شام باغ سرسبز مين تھے اوسکے لب سوسنی

۱۰۰ سالہ کی تاریخ  
 جو شیکستہ ہیں

ہین ترشیش میں پیٹ اور کا بنا ہوا اٹھی رات سے مفید

یہاں سے پورے ہزاروں سالوں سے یہی آواز آ رہی ہے۔

۱۔ کہ جس نے اسے دیکھا ہے وہ اس کی عظمت و شہرت سے حیران رہا ہے اور اس کے شان میں اوج

[illegible]





کہ کلام میں اختصار ہو بہ نسبت اسما کے ضمیر مختصر ہو اور بہ نسبت متصل کے منفصل مختصر ہو اور بہ نسبت متصل کے مستتر نہ ملے  
 کہ مستتر اور متصل کے منفصل نہیں لاسکتے ہیں۔ اور منفصل جب آتی ہو کہ اپنے عامل پر کسی غرض کے لیے مقدم ہو یا آگے  
 نفعی یا کسی غرض کے لیے فاصلہ ہو یا ضربک انا اور وجہ اور پر بیان ہوئی یا عامل حذف ہو یا کن الاشر۔ یا عامل مغوی  
 ہو یا نازید یا عامل کوئی حذف ہو یا انا بطارۃ المصنین یا صفت مسند ہو اور ضمیر مسند الیہ ہو اور یہ جملہ ایک  
 مبتدائی خبر ہو اب یہ جملہ مع اپنی خبر جملہ کے ایک اور مبتدائی خبر ہو جو اس سے پہلے ہو مثلاً ہند مبتدأ اول ہے اور زیر  
 مبتدأ ثانی ہے غارۃ صفت ہو اسکا مسند الیہ ہے ہی ضارہ مع اپنے مسند الیہ ہی کے مبتدأ ثانی کی خبر ہوئی اور یہ جملہ  
 مبتدأ اول کی خبر ہوئی اسلیئے ہی منفصل ہے ہند زیر ضارہ نہیں۔ اور دو ایسے ضمیر ہوں کہ مرفوع کو کوئی خود تو جو معارف  
 ہو وہ مقدم ہو تو ضمیر کہ معرفہ منو منفصل ہی لاسکتے ہیں۔ عطیتک اعطیتک ایاہ ضربیک ضربی ایاک۔ اور ضمیر نہ مقدم  
 ہو یا دو دو برابر ہوں تو بالفرد منفصل لائینگے مثلاً اعطیتک ایاک واعطیتک ایاہ۔ اور کان کے باب میں ضمیر خبر ہو تو  
 لائینگے ماکنت ایاہ اور لولا کے بعد منفصل ہے ائی ہے لولا انا آخر تک اور ایسے ہی عسی انا و عسی نحن آخر تک یا قیاساً  
 فعل عیبت عینا آخر تک۔ اور لولا کہ دمساک آخر تک اور نون و ثایہ ماضی اور مضارع میں آتا ہے ماضی بھی خبری  
 اور لدن کے ساتھ لدنی اور حرف مشبہ بالفعل کے ساتھ ائی و ائی و ائی اور قد اور قط قدنی قطنی۔ اور ضمیر مرفوع  
 مسند الیہ اور مسند کے درمیان آتی ہے کنت انت المرء القیام زید ہو القیام زید ہوا منفصل ملک۔ اور جملہ پہلے  
 ہوتا ہے ہوا لدا واحد مثلاً متوجہ کرنے کے لیے پہلے کہا ہو وہ بات جب متوجہ ہوئے تو کہا اللہ احد اسکو ضمیر نشان  
 و قصہ کہتے ہیں اور یہ ضمیر عامل کے ساتھ بھی ہوتی ہے انہ زید قائم اور ان مخفف کے ساتھ ضمیر حذف ہوتی ہے  
 ان الحمد للہ انہ الحمد للہ اور ان مخفف عمل کرتا ہے وان کمالا۔ اور ضمیر کہیں مضموم پڑھتے ہیں گوا کے قبل کہہ  
 ہو یا ہو عا ہر علیہ اللہ در نہ مکور پڑھتے ہیں اور فتح اور ضم ہو اور ساکن ہو تو مضموم جیسا مشہور ہے اور ضمیر  
 فی کے ساتھ اشباع نہیں ہوتی ہے اور کہیں ہوتی ہے فیہ و فیہ انا اور ساکن بھی ہوتی ہے انجہ۔

اسم اشارہ ہر زبان میں چند الفاظ ہیں کہ شے موجود کی طرف اس سے اشارہ کرتے ہیں اکثر کی بنا حرف کی  
 سی ہے اس لیے مبنی ہیں۔ مگر کے لیے یہ مبنی لفظ ہیں ذوا واحد مکرر ان تشبیہ حالت رفع و بین حالت نصب  
 و جر۔ مؤنث کے لیے تا وئی و تہ و تمی و ذی و ذہ و ذہنی مفرد و تان رفع و بین نصب و جر عینا اور اولاً و اولاً و اولاً  
 کی جمع ہے واد پڑھی نہیں جاتی ہے ہنہ ہر ضمہ پڑھتے ہیں ان پر فظ باجو تشبیہ کے لیے ہو زیادہ ہوتا ہے ہوا  
 آخر تک اور آخر میں ضمیر کہ کما کہ کما کن واک آخر تک پر ہا تشبیہ اور کہ خطاب جمع نہیں ہوتے ہیں اور

اشارہ

حرف خطاب کے ساتھ ل بھی جمع ہوتا ہے ذلک و تک آخر تک جو مفید کے لیے ہر اور ذلک میں الف پڑھتے ہیں  
گو لکھا نہیں جاتا ہے اور ذاقرب اور ذاک متوسط کے لیے ہے اور تاک کا نون کہنی مشدود ہوتا ہے اور کم  
بفتح تاؤ تشدید و فتح میم و ہنا بضمہ کسرہ ہا و ہنا بضمہ میم و تشدید نون حرف مکان کے اشارہ کے لیے ہیں اور ہنا کے  
اول میں ہا لاتے ہیں ہا ہنا اور ک آخر میں ہنا ک آخر تک اور ل بھی زیادہ ہوتا ہے ہنا ک ۔

موصول ہر زبان میں ایسے الفاظ ہیں کہ جملہ کے ساتھ ملکر کسی اور جملہ کا جزو کامل مسند اور مسند الیہ ہوتی ہیں در نہ  
ایک جزو کامل نہیں ہوتے ہیں مثلاً ایسے آدمی کی صحبت میں رہو جو عقلمند ہو اور دو میں ایسے ایسا آدمی اور ان  
ان اور ان دونوں کے لفظ میں گو بعض الفاظ بجائے اشارہ و ضمیر کے اردو میں مشعل ہوتے ہیں۔ اور عربی میں چند  
لفظ ہیں الذی الذان الذین ذال پر فتح ہے تنبیہ الذین ذال پر کسرہ جمع کے لیے ہر اور جو کہ محتاج بغیر ہوتے ہیں  
مثل حرف اس لیے بنی ہیں التي واحد مؤنث اللتین اللتان بفتح تنبیہ مؤنث۔ اللوامی الای الای اللوامی جمع  
مذکر الای اللواتی جمع مؤنث اور ما عاقل اور غیر عاقل کے لیے اور من عاقل کے لیے واحد و تنبیہ و جمع دونوں  
و مؤنث کے لیے اور آئی اور آئیک و دو نو معرب ہیں اور نبوطی کے بیان دو یہی اور ما استفہام کے بعد ذانخوا  
ذانعلت یعنی بالذی فعلت اور الف لام جو صفات پر آتے ہیں۔ نحو الفاعل الذی فعل۔ انکو موصول کہتے ہیں  
اور جو جملہ انکے ساتھ ملتا ہے اسکو صلہ کہتے ہیں۔ اور صلہ میں موصول کے لیے ضمیر ضروری ہے۔ پر وہ ضمیر اگر  
مفعول ہو تو حذف ہو سکتی ہے بیسطة الرزق لمن یشاء۔ اسے لمن یشاء۔ اگر کسی جملہ میں کوئی اسم ہو خواہ  
فاعل ہو یا مفعول ہو یا کوئی خبر اس جملہ کا ہو اب یہہ جاتے ہیں کہ اس اسم کو خبر یہ یعنی خبر العین اور الذی کو خبر  
یعنی مبتدا کریں تو الذی یا کوئی موصول اس جملہ کے شروع پر لائیں اور اسم کی جگہ ضمیر غائب لائیں جیسا فعل اور  
موقع ہو مذکر ہو یا مؤنث تنبیہ ہو یا جمع ہو متصل ہو یا منفصل ہو بارز ہو یا مستتر جو موصول کے لیے ہو اور اس اسم  
کو آخر میں جملہ کی خبر لائیں ضربت زید الذی شروع پر لائے اور ضمیر بجائے زید کے اور زید اسکی خبر الذی  
ضربتہ زید الذی مع ضربتہ کے مبتدا زید اسکی خبر۔ اور جملہ فعلیہ میں فعل کے ساتھ اخبار ہو سکتا ہے فاعل جو جملہ فعلیہ ہو  
فاعل وغیرہ صفت بن سکے۔ اسکو اخبار بالذی کہتے ہیں۔ افعال مع و بزم جس جملہ میں ہو اخبار بالذی نہیں ہو سکتا  
کہ انکا فاعل وغیرہ صفت نہیں ہو سکتی ہے اور اس فعل پر مین اور سو ف بھی نہوا و ضمیر نشان اور سو صوف  
مے صفت اور صفت بے موصوف اور اس مصدر کے لیے جو فاعل ہو بدون اسکے معمول کے اور اس ضمیر کے  
جو موصول کے لیے نہوا اخبار بالذی نہیں ہو سکتا ہے اور اس اسم کے بھی نہیں ہو سکتا ہے جس میں وہ ضمیر ہے

موصول

اخبار بالذی





آئی یا دہائی آئی تو وہ زیادہ ہوتی ہے واحد و یائے واحد عشر و یائے - اور ثمان عشر اور ثمانی عشر اور ثمانی عشر  
تین سو تین ہیں - اور ثلاثہ سے عشر تک کے تفسیر جمع اور مجبور ہوتی ہے - اور یائے مفرد و مجبور نحو ثلاثہ رجل ثلاثہ  
ماچہ اور دہائوں کی تفسیر احد عشر سے تسع و تسعون تک مفرد منصوب ہوتی ہے عشرون رجلاً اور یائے والف کے اور  
اونسے تغنیہ اور جمع کی تفسیر مفرد مجبور ہے - یائے رجل والف رجل - اگر لفظ مؤنث ہو اور مراد اوس سے مذکر ہو یا لفظ  
کا اعتبار کریں گے - ثلاثہ نفس یا مراد کا اعتبار کریں گے ثلاثہ نفس اور لفظ مذکر ہو اور مراد مؤنث ہو تو بھی یا لفظ کا  
اعتبار کریں گے ثلاثہ شخص یا مراد کا اعتبار کریں گے ثلاثہ شخص نفس کا لفظ مؤنث شخص کا لفظ مذکر ہے - اور غنیہ مفرد  
میں وحدت ہو اور علامت الف وزن اور یا وزن تغنیہ پر دلالت کرتی ہے اسلئے تفسیر جلالا ناسین ہو سکتا ہے  
رجل ایک مرد و سلطان رجلین دو مرد و احد رجل اشارت رجل جائز نہیں ہے - اور جب ایک شخص یا ایک چیز ہو اور اس کے  
ساتھ کوئی چیز بھی زیادہ کریں اسکو تفسیر کہتے ہیں اور وہ زیادہ مضمر ہے یعنی اس زیادہ تھے اس ایک کو مثلاً  
دو کر دیا یا دو کو تین کر دیا اسلئے اس کو ثمانی دو کرنے والا یا ثلاثہ تین کرنے والا اور ربع چار کرنے والا علیٰ ہذا اقیات  
کہتے ہیں - اور باعتبار ترتیب اور درجہ کے یہ ہوتے ہیں کہ اول اور ثانی اور ثالث وغیرہ - اور دہائی میں اول  
مذکر کو تفسیر کرتے ہیں شمار ہوا درجہ ہو - حادی عشر آخر تک - اس میں خزا اول و عرب ہوگا اور ثمانی مبنی -

مذکر اور مؤنث - مؤنث کی کئی علامتیں ہیں - تا الف مقصورہ الف ممدودہ ضارۃ جلی حمراء - اور ج میں بہر علامت  
کوئی نہ ہو تو وہ مذکر ہے - مؤنث و قسم ہے حقیقی ہے جسکے لیے حیوان نہ ہو جیسا عورت کبری گائے وغیرہ - اور  
جسکے لیے نہ رہی نہ ہو یا نہ ہو حیوان نہ ہو مؤنث لفظی ہے مثلاً ثلاثہ اور اردو میں اندھیرا اندھیری منگہ منگی حب مؤنث  
حقیقی فاعل ظاہر ہو یا مضمر ہو تو فعل مؤنث فعلت ہند و ہند فعلت اور ایسے ہی مؤنث لفظی فاعل مضمر ہوا  
اور اگر ظاہر ہو تو اختیار ہے طلعت الشمس طلعت الشمس فاعل ظاہر حقیقی ہو یا لفظی پر فاعل ہو تو بھی اختیار ہے جاء الیوم ہند جاء  
الیوم ہند و طلعت الشمس طلعت الشمس - اور جمع مکسر کی ضمیر الرجال جاء الرجال جاءات اور جمع مذکر سالم جاء  
الزیدون و الزیدون جاءات الزیدون و الزیدون جاءات - اور جمع مکسر جب ظاہر ہو تو جاءات الرجال و  
جاء الرجال کہتے ہیں - اور جمع مؤنث مذی العقول اور غیر ذوی العقول نحو جاءات النساء و النساء جاءات و جن  
و نسفت الایام و الایام مضت و مضین -

مثلاً - اسم کے آخر میں الف و وزن اور یا وزن اسلئے زیادہ ہوتا ہے کہ ایک کے ساتھ اوس ہی کام جن میں ایک  
اور زیادہ کہتے ہیں مثلاً رجلاً و زیدان و زیدین مگر تغلیباً دو تا جنس کو بھی ملالیتے ہیں گنگا قمران شمس

تحریر شمس اور شمس اور قمر کے لیے۔ اور جنس سے مراد یہاں نوع ہے ایک مرد اور ایک عورت دو نوع ہیں مرد و عورت کو رجحان یا امر و تان نہیں کہہ سکتے ہیں بوجہ ایسے نوع ہو کہ او میں ہمہ دونو شامل ہوں مثلاً شخصان مرد و عورت کو کہہ سکتے ہیں۔ اور جنس لفظ مقصورہ اور اسکی اصل واو ہوا و اسکی اصل معلوم نہوا اور او میں انا لہ بھی نہو یعنی نہ پورا فتح ہو اور نہ پورا کسر ہو اور نہ ثانی ہی ہو تو الف واو سے بدل جائیگا نحو عصوان۔ اور اگر اصل یا ہو یا مچول الاصل ہو اور او میں انا لہ ہو یا تین حرف سے زیادہ ہو تو الف یا سے بدل جائیگا۔ نحو رجحان اور مشیان ریحی اور کشتی کے لیے اور مصطفیان اور جلیان۔ اور محدودہ کا ہمزہ اصل ہو تو ہمزہ قائم رہیگا نحو لڑاؤں اور ثانیث کے لیے ہو تو واو ہو جائیگا محراوان۔ اور ہمہ دونو نہوں تو چاہیں ہمہ رکھیں یا واو سے بدلین۔ کساوان کساوان۔ اور

اضافہ میں نون گر جاتا ہے اور کبھی کسی مفرد کے تاگر جاتی ہے ایان اور رضیان۔ جمع ایک اسم میں داد و نون یا داد و نون مفرد میں زیادہ ہوا یا مفرد میں کچھ اور تغیر کر میں اور بہت افراد اسکے ہم جنس او میں شامل ہوں اور کچھ جمع اور مجموع کہتے ہیں۔ ہمہ دو قسم ہے سالم ہے اور کسر۔ سالم مذکر اور مؤنث اور اسکے احوال بجات اعراس تغلیل سب معلوم ہو چکے ہیں۔ اور جمع کسر کے لیے قاعدہ نہیں ہے ساعت پر موقوف ہے رجال و اشخاص و اشخاص کلمہ مفرد و جمع کے لیے۔ مصدر او سکے وزن کا ذکر ہو چکا۔ جب مفعول مطلق نہو تو عمل کرتا ہے پھر فاعل کا مضاف ہوتا ہے زمانہ ماضی ہو یا مضارع ہو اور مفعول منصوب ہوتا ہے ضرب زید عمرو اور اسکا مفعول یا سپر مقدم نہیں ہوتا ہے اور اسکا معمول ضمیر نہیں ہوتا ہے۔ اور فاعل حذف بھی ہوتا ہے اور مفعولات کی طرف مضاف ہوتا ہے ضرب اللص و ضرب یوم الحجۃ و ضرب النادیب اور معرف بلام کا عمل بہت کم ہوتا ہے۔

اسم فاعل جو صیغہ کہ اسم فاعل کے لیے فعل مضارع سے اس لیے نائین کی ایسی ذات پر دلالت کرے جو فعل کا پیداکرنیوالا ہو اور اسکو اسم فاعل کہتے ہیں اور اسکے بنانے اور وزن کا ذکر ہو چکا ہے۔ اور جیسا فعل عمل کرتا ہے وہ بھی عمل کرتا ہے اور او میں معنی مضارع کے ہیں۔ حال استقبال اور یہ مبتدائی خبر ہو تو یہ مضارب ابوہ عمرو یا فاعل ہو جائیگا لفظ ابوہ عمرو یا ہمزہ استفہام یا حرف نفی اس سے پہلے ہو انا یم وزید و ما قیام زید۔ اسم فاعل کے عمل ہونے کی یہی شرطیں ہیں اسکو اعتماد کہتے ہیں۔ اور جب زمانہ ماضی ہو تو مفعول کی طرف مضاف باضافہ منسوی ہوتا ہے یہ مضارب عمرو اس کل زید نے عمرو کو مارا تھا۔ اور سو اور اس مفعول کے کہ جسکا وہ مضاف ہے اور کوئی بھی فعل ہو تو وہ فعل مفعول ہو گا زید مطلق عمرو و زید مطلق عمرو و زید مطلق عمرو بلام میں سب زمانہ برابر ہیں نحو جاء الضارب ابوہ الان و عمرو اس۔ اور جتنے صیغہ مبالغہ کے ہیں سب ایسا ہی عمل کرتے ہیں۔ ضربا و غیرہ۔

جمع

مصدر

اسم فاعل

اور ادسکا شفیق اور جمع ہی بھی عمل کرتے ہیں۔ اور نون تثنیہ جمع اصناف پر گرتا ہے۔

اسم مفعول

اسم مفعول جس سے پہلے سمجھا جائے کہ فعل فاعل کسی پر واقع ہوا ہے اور اس کو اسم مفعول کہتے ہیں اور صیغہ اور سکا صرف میں بیان ہو چکے ہیں اور جس طرح اور جس شرط اعتماد اور زمانہ پر اسم فاعل عمل کرتا ہے یہ بھی اسی طرح عمل کرتا ہو اور مثالیں دی ہیں اور اس کے مفعول پر کہا جائے۔

سنة

صفت مشبہ فعل لازمی سے مشتق ہوتا ہے اور اس ذات پر دلالت کرتا ہے کہ اوہین وہ معنی بقدر فطرت کے موجود ہوں مثلاً حسن حسن والا کرم کرم دالا اور اونکے وزن مقرر نہیں ہیں سماعی ہیں۔ اور یہ صفت مشبہ ثنائی مجرد سے بنتا ہے اور جیسا اسکا فعل عمل کرتا ہے یہی عمل کرتا ہے۔ اور یہ صفت یا معرفت بلام ہو یا مکررہ اول کا معمول یا مضاف ہو یا مضاف ہو یا سادہ ہو اور معمول یا مرفوع ہو یا منصوب ہو اگر صفت معرفت ہو تو معمول و در تین اور مجرد بر بنیاد اضافت۔ اور ثنائی کا معمول بھی ایسا ہی ہوگا۔ اور اسکے اقسام احسن حسن و قبیح و مختلف و مختلف و کایا

[illegible]

احسن ۱ حسن ۲ قبیح ۳ منفی ۴ مختلف غیرا - ۱۰ - صورت کی یہ تقسیم ہوئی ہے -

قاعدہ یہ ہے کہ جب فاعل یعنی معمول مرفوع ہوگا تو صفت میں ضمیر ہوگی کہ اس کا معمول اس کا فاعل ہے - اور اس وقت مثل فعل تشبیہ و جمع نہیں ہو سکتی ہے - اور جب معمول منصوب اور مجرور ہوگا تو صفت میں ضمیر ہوگی جو مجرور کے لیے ہوگا اور جیسا مرجع ضمیر ہوگا ویسا صفت ہو سکے گی مگر ہو تو ذکر مؤنث ہو تو مؤنث تشبیہ ہو تو مؤنث جمع ہو تو جمع اول کی مثالیں گزریں دویم بندہ مست و جہر سویم ہندان حستان و جہا زیدان حسان و جہا چہارم ہندان حسان و جہر زیدون حنون و جہا - اور فعل لازمی کا فاعل اور فعل متعدی مہول کا - مفعول بالم اسم فاعل کہ وہ بجائے فاعل کے ہر مثل اس صفتہ مشبہ کے ہو زید قائم الالب و مضروب الالب -

و

اسم اعلیٰ تفصیل اسکے صفیون کا ذکر اوپر ہو چکا ہے - فعل دو قسم ہے ایک صرف فعل اور جب اوہین زیادتی کرین تو فعل مع زیادت ہوگا - دویم فعل اور بہت زیادت سب ملکر ایک ہی فعل ہے تو فاعل یا تو قسم اول پر دلالت کرتا ہے یا ثانی پر اس کو اعلیٰ تفصیل کہتے ہیں اور مزید وغیرہ کے مصدر کو فشد یا کبر کے یا جو مقصود ہو تیز ڈالتے ہیں اشد استعجابا کبر خلفا اکثر علما - اور جس فعل کے معنی عیب کے ہوں یا رنگ کے ہوں اس کا بھی یہی حکم ہے اشد حادۃ و غلب سواد اور فاعل کے لیے ہوتا ہے اور کبھی مفعول کے لیے بھی اعذر بہت معذور اور میر یا تو باضافہ ہے زید افضل الناس یا من کے ساتھ ہے زید افضل من عمر و یا معرف بلام ہے زید لا افضل من سب کے خالی ہو سکتا ہے اور نہ دو جمع ہو سکتے ہیں - مگر جب زیادتی اوہین محصور ہو تو کچھ حاجت نہیں اللہ اکبر اب مفضل علیہ کیا حاجت ہے - اور شرط اضافہ یہ ہے کہ مفضل اور مفضل علیہ ایک شے ہوں زید افضل الناس زید ہی انسان ہے اور مفضل علیہ ہی انسان ہے تو یوسف احسن اخوتہ جائز نہیں کیونکہ مفضل علیہ پر بھائی ہونے کا اطلاق ہوتا ہے ویسا ہی یوسف پر بھی اطلاق ہونا چاہیے اور یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ یوسف اپنے آپ ہی بھائی ہو بلکہ دوسرے کی نسبت بھائی ہوتا ہے جیسا وہاں تھا کہ خود بھی انسان تھا جیسا مفضل علیہ انسان تھے - اور جب مقصود یہ ہو کہ نسبت علیہ الیم کے سب خلق میں یوسف صاحب حسن ہے تو جائز ہے کہ اب مفضل علیہ صفات الیم ہوئے اس صفت کو اضافت ترضیع کے لیے کہتے ہیں - قسم اول میں مفضل مذکور یا مؤنث یا تشبیہ و جمع پر اعلیٰ مفرد ہی رہتا ہے زید و زیدان و زیدون و ہند و ہندان و ہندان افضل الناس اور مطابقت بھی جائز ہے زید افضل الناس زیدان افضل الناس زیدون افضل الناس ہند افضل الناس ہندان افضل الناس و ہندان افضل الناس - اور قسم ثانی معرف بلام میں مطابقت ضرور ہے - اور قسم ثالث جوہن کے ساتھ ہے اوہین صرف فعل رہتا ہے مطابقت ضرور نہیں ہے

اور اس کے لیے ناعل ظاہر نہیں ہوتا ہے اور مغفول بہی ظاہر نہیں ہوتا ہے۔ اگرچہ ترغل مقدر ہوتا ہے جو علم  
من یصل عن سبیلہ سے ہوا علم من کل احد یعلم من یصل عن سبیلہ۔ اور سوا اسکے اور منصوبات کا عامل نہیں  
اور اسم تفصیل ناعل ظاہر میں اس شرط پر عمل کر سکتا ہے۔ ایک نعل منفی کا ایک مغفول موصوف ہوا اور اسم تفصیل  
اسکی صفت ہوا اور ایک شے ایسی ہو کہ اس مغفول سے بھی متعلق ہوا اور اس کے ساتھ بھی متعلق ہو تو یہ شے اس  
اعتبار سے کہ اس مغفول سے متعلق ہے مغفول علیہ ہے اور اس اعتبار سے کہ اس کے ساتھ ہے مغفول ہے تو یہ  
شے اس اسم تفصیل کی ناعل ہو سکتی ہے نحو مارایت رجلا احسن فی عینہ اکمل منہ فی عین زید میں نے کوئی  
آدمی ایسا نہیں دیکھا کہ اس کے انکھ کا سرمہ زید کی انکھ کے سرمہ سے بہتر ہو تو اکمل احسن کا ناعل ہوا۔ اور مررت  
علی وادی السباع دلاڑی کو رومی السباع میں نظم وادیا اقل بہ ركب اتہ تانیہ واخوف الاما دتی واث ساریا  
یعنی وادی السباع سے اندھیرے میں کوئی وادی میں ایسا نہیں دیکھتا ہوں کہ اس میں سوار بہت کم ہوں  
بہ نسبت اس وادی سباع کے اور بہت خوف ناک ہو پر جبکہ اللہ تعالیٰ بچائے فقط۔

متفرقات۔ سوا ناعل اور مغفول ہر کے جملہ منصوبات اور جملہ مجرورات کو مع چار ظروف متعلق کہتے ہیں۔ ظرف  
دو قسم ہے طرف نمودہ ہے کہ جس چیز کے ساتھ اور کوئی چیز متعلق ہو تو یہ دوسری چیز امر خارج ہوگی اور طرف مستقر  
وہ ہے کہ وہ چیز اول چیز کے ساتھ جزئیت رکھتا ہو جیسا افضل تفصیل کے فعل کی بحث گذری۔ کوئی کتاب الہدی  
میں ان زیادہ ہے اصل کلام لہی ہے پر اسکی کوئی دلیل نہیں ہے اور نہ ایسا کہیں دیکھا گیا۔ ذوالی اصل خود ہے  
کثرت استعمال سے خود ہوا اور جمع خود اور خودی ہے اور تنہی خودی خود ہے۔ ذات کا فاعل مؤنث کر لیے ہے  
اور یہ لازم الفع ہے موصوف پر کچھ ہی اعراب ہو۔ سبیل نہ کر ہے داغما بسبیل مقیم۔ اور مؤنث ہے کم مقصدون

عن سبیل اللہ وہو نہار عوجا۔ سوا مؤنث ہے اذ السماء الشقت فکرمی ہے۔ اما منقطرم۔

اسم کا خاصہ۔ خاصہ وہ ہے کہ ایک میں پایا جائے اور دوسرے میں نہ پایا جائے۔ ایک خاصہ یہ ہے کہ اوپر ان  
اس کے کلام تعریف کہتے ہیں المرجل۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں عجمی آئے اور انہیں  
اور ام بشیر بولے تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ایس من اصرانی اصفر اخصباہم  
لوام حرف تعریف عربی نہیں ہو سکتا ہے۔ اور اول میں حرف جر اور آخر میں خبر ہوتا ہے۔ اور آخر میں توین

ہوتی ہے اور مضان بھی ہوتا ہے اور مضان الیہ بھی اور مضن الیہ ہوتا ہے۔ حرف استعجاب کے بعد جب  
ہو تو زیادہ ہو سکتی ہے لا ولھا کتاب معلوہ عما کی جمع میں ہے کہترین ام مضن

موجب میں عورتوں کے نام پر وزن فعال کا سلام ہوئے ہیں اور نہیں دو قسم میں ایک کے آخر میں رہا ہوتا ہے جو ان کے  
 فوائد الراء کہتے ہیں اور باقی بے اس میں۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دو سبب غیر تشریف اور نہیں سبب سے یعنی ہوتا ہے غیر ضرر  
 و تمار نبی میں علم اور ثانیث دو سبب ہیں سبب ثالث عدل فرض کیا گیا کہ اصل ناجتہ و حاضرتہ تھا اور ان پر غیر ذوات  
 الراء کو بھی قیاس کیا گیا مثلاً نظام و غلاب بدل تقدیر ہے۔ اسود اور ارقم اس لیے منصرف ہیں کہ علم ہے اور وزن فعل  
 اور وصف اصلی ہونا شرط ہے اور جب نکرہ ہوا تو صرف وزن فعل رہ گیا اس لیے منصرف ہو گئی تو اب یہ کہتے ہیں کہ  
 جیسا اس وقت وصف اصلی شرط کیا گیا ہے چاہیے کہ قائم بفتح تاء یا کسره تا میں صفت ہے تو باعتبار علم کے یہ بھی منصرف  
 ہونا چاہیے جواب یہ ہے کہ وصف اور علم دونوں باہم ضد ہیں کہ وصف مستلزم عموم ہے اور علم مستلزم خصوص ہے ایک  
 حکم میں جمع نہیں ہو سکتے ہیں کہ ان دونوں کے سبب قائم غیر منصرف ہو جائے اور اس دو میں غیر منصرف ہونے کا  
 سبب علم اور وزن فعل اور یہ بات کہ وہ باعتبار اصل وضع کے وصف ہے غیر منصرف ہونے کی علت نہیں ہے صرف  
 شرط ہے۔ غیر اپنے معانی الیہ کے ساتھ ہمیشہ نکرہ کی صفت ہوتا ہے فلام اجہا خیر مضمون۔ اس لیے غیر مع آ  
 معانی الیہ کے متضاد نہیں ہو سکتے مگر جب محصور و معلوم ہو مثلاً غیر المنصرف بتدا ہے اس لیے کہ قسم ثالث منصرف ہے تو  
 یہ دونوں قسم محصور و معلوم ہیں۔ اور معطوف و معطوف علیہ کے درمیان جملہ بھی آتا ہے جس کا حکم اور ہوتا ہے۔  
 فاعضوا وجہکم و ایدیکم الی المرافق و امسوا برؤوسکم و ارجلکم الی الکعبین ارجلکم عطف ہے  
 و جہکم پر اور درمیان ان کے و امسوا برؤوسکم حکم جدید ہے۔ اور لکن الما یسبحون فی العلم منهم و المؤمنون یؤمنون  
 یا انزل الیک و ما انزل من قبلک و المفیصین الصلوات و المؤمنون الزکوة و المفیصین کا و بمعنی مع ہے  
 معقول مضارع اور قبل اور بعد معطوف اور معطوف علیہ میں گو مفسرین کے اقوال بہت ہیں۔ اور معطوف علیہ اکثر حذف  
 ہوتا ہے رہنا و ثقل و دعا۔ اور معطوف مقدم ہوتا ہے علیہ و رحمۃ اللہ و السلام۔ اکثر ذوات کا لفظ زیادہ ہوتا ہے  
 و اصلہا ذات بیکم غیر ہر لفظ کی تابع ہوتی ہے نہ مقصود و مراوکی قالی التحیین من امر اللہ و حمت  
 اللہ و رکاتہ علیکم اہل البیت انہ حمید مجید علیکم خطاب اہل بیت کے لیے ہوا اور وہ حضرت ابراہیم کی  
 زوجہ میں علیہم السلام و اقمین الصلوات و اتین الزکوة و اطعن اللہ و رسوله و اما یرب اللہ لیت  
 عنکم الرجس اہل البیت و یطہرکم تطہیرا و اذکرن ما یتلن فی بیوتکم من آیات اللہ  
 و انک سات و مع خطاب ارجل کو اہل بیت ہیں۔ اور کہی مراد بھی مرجع ہوتا ہے خلاف ظاہر لفظ کے۔  
 و ابی الی رایت احد عشر کاکیا و الشمس و القمر و ایت علی صاحبین نظام بر مرجع ہوتا ہے۔





علی و ثقات نہیں ہے اس لیے منصرف ہے۔ شراب بھی کی میر کہ آخرین تا نو شکار از منصرف ہے اور رضا جبراس لیے  
 غیر منصرف ہے کہ اذران جمع پر بسبب نذر اور برے بیٹ بوسنے کے محل کیا گیا اور سر اوہل باغیہ ہے یا سر و آلہ  
 کی تہی ہے اس لیے غیر منصرف ہے۔ اور ترکیب میں شرط یہ ہے کہ ذائقہ ہو اور زنا ساد کی ترکیب ہو۔ اور علت  
 بھی شراب ہے۔ اگر اور سکران ہتھے وصف کے عینہ میں اور بسبب وزن فعل اور الف وزن زائدہ کے غیر منصرف  
 ہیں اگر ان کو علم کر لیں تو ہر جگہ کہ وصف کا فقہا روگ کہ علم اور وصف دونوں جمع نہیں ہو سکتے ہیں اور بسبب علم اور  
 وزن فعل کے بالاضافہ وزن زائدہ کے غیر منصرف ہوتے ہیں اب اگر ان کو پہر کر لیں یا نام سیوید اور منصرف  
 اصلی کا پہرا فقہا کر لیتے ہیں اور بسبب علت رائی کیا تھا اور بدستور غیر منصرف رکھتے ہیں۔ اور اب اس شخص  
 جو ان کے شاگرد ہیں فرماتے ہیں کہ وصف اصلی جو بسبب علت سے زائل ہو چکا تھا پہر عائد نہیں ہو سکتا ہے  
 صرف ایک سبب جو باقی رہ گیا اس سے غیر منصرف نہیں ہو سکتا ہے منصرف ہو جائیگا اور امام سیوید اس  
 وقت وہ علم کا اعتبار نہیں کرتے ہیں کہ علم ہی ہے جو بدستور بکے بعد زوال علم اعتبار کرتے ہیں تا اگر کوئی یہ اعتراض  
 کرے کہ امام نے علم کے ساتھ وصف کا بھی اعتبار کیا تھا جو بعد علم پہر ظاہر ہو اور غیر منصرف ہونے کا سبب پڑا  
 تو چاہیے کہ عالم ہی غیر منصرف ہے کہ علم اور وصف اصلی موجود ہے تو یہ اعتراض صحیح نہیں ہے کیونکہ امام جو وصف  
 اصلی کا اعتبار کرتے ہیں اور سوت نہیں کرتے ہیں کہ علم موجود ہے بلکہ اس کے زوال کے بعد کہتے ہیں اس لیے  
 اعتبار متقاوینے وصف و علم لازم نہیں ہے۔ اور مفعول بک فعل غیر جار جاذف ہوتا ہے اول عامی امر و فاعل  
 اسے اتکر ہے اس شخص کو جوڑ دے جبکہ مار رہا ہو تو اس ترجمہ پر اثر گٹ محذوف ہے اور واقفوا خیراً  
 لکھ دینے تکلیف سے باز آؤ کیونکہ یہ حکم یہ بازا ہر گاہ ہمارے لیے اور ہمارا ہوا ہوا مسافر جو سفر سے اپنے  
 گھر آیا اور سکو کہتے ہیں ایت ایل اپنے اہل میں آیا۔ اور تین باقیہ جاذف فعل ہے مادی اور مضبوط  
 علی شرط تفسیر اور تفسیر اس کی بحث کتاب میں ہر تفسیر ہے۔

قال الله تعالى ذوقوا عذابكم وللبس على الله تعالى فوق فليس فوقه عليم۔ ربنا اغفر لي  
 ولوالدي ولجميع المسلمين والصلاة والسلام على سيدنا محمد  
 الذي هو سيد المرسلين وسيدنا محمد علي له واصحابه الكرام والعظيم

منصرف

وصف صرف کر کے ہوا

فعلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرف کی بحث

جیسا ہر زبان میں چند الفاظ ہیں کہ ربط کے لیے ہر کلام میں پڑے جاتے ہیں مثلاً اردو میں زیر سی یا یہاں تک  
 اور سپر۔ اور اس پر اس کے اوپر ہی اس لیے آیا آیا ہے نہیں نہ آیا اور (مجموعہ کامل نہیں ہے) تم آؤ جاتا ہوں جاؤ  
 جاتے ہیں جائینگے۔ گھر میں ہے گھر لگا اندر ہی گھر کے پیچ ہے۔ کتاب او سکی ہے گھر او سکا ہے۔ یہ بہت ہے  
 یوں ہی کیوں ہی مان ہی۔ آیا تھا آئی تھی۔ زبان عرب میں بھی الفاظ ہیں جو ربط کے لیے بولے جاتے ہیں  
 اگر یہ الفاظ نہ بولے جاتے تو ربط ہونا کلام کا اور کلام سے فائدہ حاصل نہ ہونا بخوبی ظاہر ہے۔

حروف جز۔ جو کہ پہنچ لانے کو کہتے ہیں ایک امر کو کسی کے ساتھ ربط دیتے ہیں اس لیے ان کو حرف جر کہتے ہیں اور  
 ان کے عمل سے آخر اسم پر زیر ہوتا ہے اور سکو بھی جہر کہتے ہیں۔

میں کسی چیز اور کسی کلام کے آغاز کے لیے ہے جو تہی سے تعبیر ہوتا ہے مثلاً میں دہلی۔ دہلی سے چلا میں اہل  
 کی بحث سے پڑا تو چلنے اور پڑ بننے کی بات ہو کا بیان ہوا جو دہلی اور اہل کی بحث ہے وصمت ضن یو ہ  
 الجمعۃ روزہ کی آغاز جمعہ ہے یعنی یہ ابتدا مکان کی ہو یا زمانہ کی ہو۔ اگر کسی چیز میں ابہام ہو تو اس کے  
 بیان کے لیے ہی ہوتا ہے اگر جس ناپاکی ترا سکا بیان ناپاکی میں الاذن ان سے کیا گیا کہ وہ بہت ہیں۔ اور خبر  
 اور بعض کے لیے ہی ہے جس کا ترجمہ یہ ہے اخذت من الدار احمد میں نے کچھ درم لیے من۔ اور کلام غیر موجب  
 میں زیادہ ہوتا ہے ما جاء من احد کوئی نہیں آیا اہل جاء من احد کیا کوئی آیا ہے علامت زیادہ کی  
 یہ ہے کہ اس کو حذف کرو میں تو عبارت اور مضی میں کچھ غلطی نہ ہو مثلاً ما جاء من احد۔ دھل جاؤ احد  
 احد فاعل فعل ہے سنی وہ ہی آئے وقد کان من مطر یعنی کلام موجب نہیں زیادہ نہیں ہے بلکہ مضی میں  
 کچھ بارش ہوئی تو بعض کے لیے ہوا جیسا میں ابتدا کے لیے ہرالی اشتہا کے لیے ہے جو تک سے تعبیر ہوتا ہے مکان  
 کا زمانہ ہو تو حال دہلی۔ دہلی تک گیا۔ والی جمعہ جمعہ تک روزہ رکھا اور کہیں مع کے لیے ہوا ہے بخلاف ناکلوا  
 مواضع الی امواک لکھ ان کے ال لیے ال کے ساتھ نہ کہا دھتے ہی یا سابی ہو گا الی ہے اور یہ مجہول نہیں  
 آئے۔ فی جبیر بہر حرف آئے خود کسی کا طرف ہوتا ہے نحو الما دنی اکوز کو زہ میں پانی ہے والنہاء فی اہل  
 راستی میں نجات مئی ہے اور کہیں علی کے معنی میں ہی آتا ہے نزل صلیکتم فی جد و مع النخل  
 کے ٹالوں پر رکھا ورن کا۔

۴ جبر آتی ہے اس کے پاس کوئی شے ملتی ہے حررت نرید نرید کے پاس میرا گزرا ہوا اور جبر آتی ہے اس کی ہوس سے کام ہوتا ہے نحو کثرت بالقلم قلم سے من کما۔ اور جبر آتی ہے وہ کسی فعل میں شریک ہوتا ہے نحو اشتريت الفرس بسرجه میں نے گھوڑا مع زمین خریدایا یعنی زمین بھی خرید میں شامل ہے اور جبر آتی ہے وہ بدلہ اور مقابلہ کے لیے ہوتی ہے نحو اشتريت الفرس بدرهم بدلہ درہم کے گھوڑا خریدا۔ اور جبر آئے اور اس سے پہلے فعل لازمی ہوتا تو وہ فعل متعدی ہوگا اور یہ اس کا مفعول ہوگا نحو جئت لطعام میں کھانا لایا۔ اور جبر آئے وہ کسی ضمیر کا طرف ہوتا ہے الماء بالبحر وریا میں پانی ہے۔ کلام غیر موجب میں زیادہ ہوتی ہے نحو بل نرید بقائم و ما نرید بقائم پر آ نرید بقائم جا نہیں ہے اور کلام موجب میں صرف دو جملہ یک درہم جبکہ بتدایہ بانائدہ ہے دکنی باللہ بانائدہ ہے اللہ فاعل ہے۔

۵ لآم جو ضمیر کسی کے لیے خاص ہو اس کی ملک ہو نحو المال لزید یہ مال خاص نرید کی ملک ہے یا اس کے استعمال کے لیے ہوا لیل للفرس جوں گھوڑے کی خاص پوشاک ہے۔ اور قول کے ساتھ عن کے معنی پر ہے قتل لزیاد عن نرید نرید سے میں نے کہا اور زیادہ بھی ہے نحو رؤف لکم یعنی رد فکم۔ اور قسم کے ساتھ واد قسم کے معنی پر ہے لعدایوخر للاحل بجائے واللہ حثکم اور بہت دو نو معنی میں آتا ہے اور شروع کلام میں آتا ہے اور مکرہ موصوفہ پر آتا ہے اور اس کا فعل کہ جس سے متعلق ہوتا ہے فعل ماضی ہی ہوتا ہے مثبت ہو یا منفی ہو رب رجل کریم لقیقہ رب رجل کریم لقیقہ اور اکثر یہ فعل حذف بھی ہوتا ہے اور ضمیر واحد ذکر غائب پر آتا ہے جبکی تمیز واحد شنیہ جمع مکر مثنیٰ ہو سکتی ہے ربہ رب رجل رجلین رجالا امرؤہ امرؤین نسوة۔ اور کبھی اس کے ساتھ ما ہوتا ہے جو عمل سے مانع وہ ماکانہ ہے جو عمل سے روکتا ہے نحو رہا بودان دین کھڑا اور ما زیادہ ہوتا ہے نحو رہا ضریرہ ضریرہ واد جواب کے معنی میں ہے مکرہ موصوفہ پر آتی ہے خود رب رجل کریم لقیقہ۔ واد قسم ضمیر پر نہیں آتی ہے۔ خود اللہ خدا کی قسم اور فعل قسم حذف ہوتا ہے اور سوال پر نہیں آتی ہے واللہ خبرنی خدا کی قسم مجھے خبر دی۔ اور تاجر اسم ذات اللہ پر آتی ہے نہ اور پر اور با ضمیر پر بھی آتی ہے سوال اور غیر سوال سب پر آتی ہے اور جواب قسم یعنی وہ جملہ کہ بعد قسم کے واقع ہوا اور اس پر قسم کھائی جاتی ہے لام تاکید اور نون تاکید کے ساتھ ہوتا ہے واللہ لا فعلن۔ یا لام کے ساتھ نحو واللہ نرید بقائم یا ان کے ساتھ واللہ ان۔ نرید القائم اور حرف نفی کے ساتھ نحو واللہ نرید بقائم ولا نرید تقوم اور کبھی حرف نفی حذف ہوتا ہے نحو واللہ تفتوتنکس یوسف اسے لا تقوت اور سوال نحو واللہ خبرنی واللہ بدل تمام نرید اور جب اس جملہ کے اندر یا اس سے پہلے جملہ ہو تو کہتے ہیں کہ جواب

ضم حذف ہے۔ زید واللہ قائم یا زید قائم واللہ۔

عن اسلئے جو کہ کوئی چیز کسی میں سے نکل چکا یا زائل ہو جائے ریت السهم عن القوس تیر کو کان سے نکال دیا اور  
خسے پر چا پونچے اور ادیت عن الدین اس سے دین زائل ہو گیا۔

عنی کسی پر کوئی چیز ہونا نحو زید علی المنبر زید کو پر سے پر سے وعلیہ الدین قرض اور سہرہ اور کہی ان دونوں پر  
آتا ہے تو ان کو اسم کہتے ہیں نحو من عن مینی من بجانب مینی اور من علیہ من نوحہ عن یعنی جانب اور علی  
بمعنی فوق ہوا۔

کتاب اسلئے ہے کہ دو چیز دن کو مشابہ کر دیں نحو زید کلا سدر زید شیر کے مانند ہے زید شیر جیسا ہے۔ اور جب  
کوئی حرف آدے تو اس کو اسم بننے مثل کہیں گے نحو یفعلک عن کالبر والنعم عن مثل البرادر یہ ضمیر پر نہیں آتا  
مگر کہی کا کنت اور کانا بولتے ہیں۔ خدا در منذ زمان یعنی کے شروع پر دلالت کرتے ہیں نحو مارا تہذا منذ  
شروع یعنی سے میں نے اس کو نہیں دیکھا اور کل زمانہ میں مراد ہوتا ہے نحو مارا تہذا منذ شروع میں نے اس کو  
نہیں دیکھا حاشا و خدا و خدا یا ہما مستثنا کے لیے ہے۔ جاء القوم حاشا و خدا و خدا زید سو کہ زید کے  
سب آئے اور مستثنا و میں ان کا ذکر آیا ہے اور ان کے بعد اگر منحصر ہو تو یہ فعل بھول گئے۔  
جاء القوم حاشا زید اداہ قوم کہ زید کو اپنے سے دور یا جدا کر دیا آتی تھی۔

حروف مشبہ بالفعل اس لیے کہتے ہیں کہ مثل فعل ثلاثی رباعی فاعلی میں اور ان کے معنی فعل کے ہیں ان  
آن بمعنی تحقیق اور لکن بمعنی استثناء اور کان بمعنی کسبت و لیت و کمل بمعنی ترجیح و تخیل  
میں ہوا و آن معقودہ کے سب کام کے شروع پر آتے ہیں اور ان ایک کام کے بعد اور دوسرے کام کے شروع  
پر ہوتا ہے کہ یہ کام مفرد ہو کہ کام اول کا معمول ہوتا ہے جب اس کے ساتھ کا ذکر ہو تو فعل باطل ہوتا ہے تو اس  
وقت فعل پر داخل ہو سکتے ہیں نحو اتما زید قائم و اتما قائم زید ان سے جو کہ کے معنی ثابت اور تحقق ہونے ہیں  
ان زید قائم ثابت ہے کہ قائم ہے اور قول کے بعد جہز ہوتا ہے اسلئے اس پر ان ہوتا ہے قال زید ان جہز  
قائم زید نے یہ بیت کہی کہ جہز کرا ہے اور معمول ہی جہز ثابت ہے اسلئے اس پر بھی ان آتا ہے نحو ان زید  
ان یاہ قائم ہے یہاں وہ آتا ہے کہ اس کا ایک کرا ہے۔ اور جب دو جہز اس کے بعد ہو کسی کا یا ان فعل  
ہو یا جہز ہو یا مصنف اللہ ہو ان پر جہز ثابت ہے۔ اسلئے ان پر قائم ہو جی جہز کہ زید قائم ہے و جہز ثابت  
ان زید شاعر ان کی زبان سے یہ کہ زید شاعر ہے و جہز ثابت ہے ان پر قائم ہو جی جہز کہ زید شاعر ہے اور ان زید شاعر



کوئی عضو زیادہ عزیز ہے مثلاً آنکھ اور کوی عزیز نہیں مثلاً ناس و بال اور کوی ایسا فضل واقع ہوتا ہے کہ جس کی  
 اذیت نہ ہو تو تمامی اس جزا علی یا دنی پر ہوتی ہے تو اس اذیت اور تمامی کے لیے یہ حرف وضع ہوا ہے تو  
 جہاں اقوام حتی الملک اس قوم کے سب لوگ آگئے اب کون باقی رہا۔ بارشاد تک تو آگئے جہاں العسکر کھم حتی  
 العسکر و اوسار لشکر آگیا اب کس کا انتظار رہا ستاک تو آگیا۔ اور اما ام۔ جب متکلم کو معلوم ہو کہ یہ فعل ان  
 کو شخصوں میں سے ایک نے کہا یا ان دو چیزوں میں سے ایک چیز ہے تو اس کے متعین کرنے کے لیے یہ حرف  
 وضع ہوئے ہیں جو جہاں زید اور عمرو زید آیا ہے یا عمرو مخاطب نے کہد یا مثلاً زید تو زید متعین ہو گیا اور ان کے  
 ساتھ لا ضرر ہے جو جہاں زید و عمرو اور کبھی اوہی ہوتا ہے۔ جو جہاں زید و عمرو۔ اور ام دو قسم ہے  
 متصل ہے کہ ایک امر کے ساتھ ہمزہ استفہام ملا ہوا ہوتا ہے جو زید بخند گام عمرو تو بالضرر مثلاً زید ہوا ہے  
 اور ام منقطع کے ساتھ ہمزہ نہیں ہوتا ہے خواہ لابل یہ ریور اونٹ کا ہے پہلے زیہ کہہ کہ یہ ریور اور اونٹ کا  
 ہے۔ جب معلوم ہو کہ نہیں ہے اس سے اعراض کیا اور کہا ام شاة بکرہ بکری کا ریڑ ہے۔ اول کو متصل  
 اس لیے کہتے ہیں کہ دونوں متکلم کے نزدیک مساوی اور دونوں کلام مستقل ہیں اور ثانیہ کو منقطع و منقطع  
 اس لیے کہتے ہیں کہ کلام اول سے انقطاع ہوتا ہے۔ تاکہ پہلے جو اسم ہوا اسکے لیے حکم ثابت ہوتا ہے نہ  
 اس کے بعد کے لیے جہاں زید لا عمرو زید آیا ہے نہ عمرو بل حکم جو پہلے ایک کے لیے ثابت ہوا اس سے قطع  
 کر کے ثانی کے لیے ثابت کرتے ہیں جہاں زید بل عمرو پہلے ثابت گیا کہ زید آیا ہے معلوم ہوا کہ وہ نہیں  
 بل عمرو آیا ہے۔ لکن نفی کے ساتھ استعمال ہوتا ہے اول سے حکم قطع کر کے ثانی کے لیے ثابت کرنا  
 خواہ نام زید لکن عمرو زید نہیں کہہ رہا ہے مگر عمرو کہہ رہا ہے۔

حروف التثنیہ تنبیہ اور تاکید کے لیے ہوتے ہیں خواہ اول و ثانیہ یا زید قائم۔ آگاہ ہو خبردار ہو سننا  
 دیکھ لے کہ زید کہہ رہا ہے اور یہ حروف شروع جملہ پر آتے ہیں۔

حروف النداء ان کا بیان منادی کی بحث میں گذرا۔ یا آیا یا ہائی و ہمزہ۔

حروف الاستیجاب سوال کے جواب میں نعم بولتے ہیں و زید قائم کیا زید کہہ رہا ہے کہانم۔ ہاں۔  
 سوال ثابت ہوا نفی ہو لم نعم زید کیا زید کہہ رہا نہیں ہے کہانم ہاں۔ اور سوال نفی کے جواب میں ہاں  
 کہانم آہے استیجاب میں کیا جہاں راہ نہیں ہوں بولے ہاں ہاں ہے۔ اسی قسم کے ساتھ آتا ہے  
 استفہام کے بعد اثبات کے لیے ہوتا ہے اور قسم رب اور اللہ اور تعوی کے ساتھ ہوتی ہے اور

لفظ قسم مذکور نہیں ہوتا ہے۔ اجل فیہ جمیع پر فتح ہو یا کسہ ہوا اور زیر زبر اور ان فیہ کے قہ یق کے سہل ہو سکتے ہیں خواہ تاک زید۔ تیرے یہاں زید آیا کما اجل ان آیا استغوام ہوتا ہو۔

حروف الزیادۃ یعنی وہ حرف کہ اپنی جگہ میں فائدہ بخشتے ہیں کہیں کسی کلام میں زیادہ ہوتے ہیں جیسے کو کون حرف میں جو زینت کلام اور کسی اور امر کے لیے زیادہ ہوتے ہیں اور علامت زیادہ ہونے کی یہ ہے کہ او کو دور کر دین تو جہازیت اور معنی میں کچھ خلل نہوے۔ ان مانا فیہ کے بعد زیادہ ہوتا ہے خواہ ان رایت زید اسے رایت زید اور یا مصدریہ اور لٹا کے ساتھ بہت کم زیادہ ہوتا ہے خواہ متغری مانا میں جلس الامر جب تک سرکار تشریف رکھیں ہیرا انتظار کرنا یعنی سرکار کے تشریف رکھنے تک۔ و نحوہ لان

قام زید وقت جب زید کھڑا ہو گا کھڑا ہو گا۔ ان لا شرط کے ساتھ زیادہ ہوتا ہے فلما ان جاء البشیر اور قسم اور لڑکے درمیان والشدان لو قام زید وقت اور کاف جارہ کے ساتھ بہت کم زیادہ ہوتا ہے۔

نحو کان طبیعہ قطو الی ناصر اسلم مانند ایک ہرن کے کہ متوجہ ہر طرف ہرے درخت کیلئے۔ اور ما اذا کے ساتھ زیادہ ہوتا ہے اذا ما تخرج اخرج اور مئے کے ساتھ نحو مئے ما تخرج وخرج اور امی کے ساتھ خواہ یا ما تخرج اور امی کے ساتھ خواہ یا جلس جلس اور ب کے ساتھ فمارقہ اور من کے ساتھ علیا اسم اور عین کے ساتھ عاقیل اور امی مضاف کے ساتھ خواہ یا لا طین۔ لافنی کے بعد واو عاطفہ کے ساتھ زیادہ ہوتا ہے

ما جاء فی زید ولا عمر ویرہ فی فسطیہ اور یا معنی ہو غیر المقصود علیہم ولا الضالین۔ اور مصدر کے بعد ان لا التجد اے ان تہجد اور قسم کے اول الا قسم بهذا البلد۔ اور کسی مضاف کے بعد زیادہ

ہونا بہت کم ہے اور من اور با اور لام کا ذکر ادھر گذرا۔ و حرف تفسیر ان مذ کے ساتھ نحو نادینا لا ان یا ابراہیم یعنی یا ابراہیم ککر کبار اور نحو کتب الیہ ان انت مذ اور کتاب دونوں قول کے معنی میں ہے تو ان

اور انکی تفسیر ہو ان صحیح لفظ قول کی تفسیر ہو سکتا ہے۔ اور اے ہر شے کی تفسیر کے لیے ہو خواہ ابو عمرو ای کی تحریف مصدر اور ان فعل کو مصدر کے معنی میں کرتا ہے بار جبت ہر جہاں داعی ان تخرج اسے خرد

اور ان جہاں امید کو مفرد کے معنی میں کرتا ہے خواہ غنی ایک قائم اسے قیام۔ حمدن تھنیں اس کے معنی برا گئی تھ کر نے کے ہیں۔ لاد الا ولولا ولولا ما یہ مصدر کلام پر ہوتے ہیں فعل کے

ساتھ نحو جاد الا ولولا ما نحو بلا ضربت زید کیون نہ زید کو مارا تو نہ آہ پر فعل بعد پر تو فعل کا مقدر ہونا تفسیر کرتے ہاں زیادہ ضربت۔

اور ان کی تفسیر ہو ان صحیح لفظ قول کی تفسیر ہو سکتا ہے۔ اور اے ہر شے کی تفسیر کے لیے ہو خواہ ابو عمرو ای کی تحریف مصدر اور ان فعل کو مصدر کے معنی میں کرتا ہے بار جبت ہر جہاں داعی ان تخرج اسے خرد

اور ان جہاں امید کو مفرد کے معنی میں کرتا ہے خواہ غنی ایک قائم اسے قیام۔ حمدن تھنیں اس کے معنی برا گئی تھ کر نے کے ہیں۔ لاد الا ولولا ولولا ما یہ مصدر کلام پر ہوتے ہیں فعل کے

حروف توفیق  
حروف استعظام  
حروف شرط ان کو

حروف توفیق۔ قسم ہے۔ عام معنی اسکے تحقیق کے ہیں اور ماضی میں ایسے ہیں کہ ابھی قریب یہ امر گزرا ہے کہ  
 اگر کتب الامیر ابھی سرکار سوار ہو گئے یا حصول امید کے لیے قن قامت الصلوٰۃ نماز کے منتظر کے لیے گزرا  
 چلا رہے۔ اور مضارع پر عام معنی تعیل کے ہیں۔ کہ معنی اسکے کہیں کے ہیں قد کیون کہ لک کہیں ایسا ہی ہوتا ہے  
 دو حرف استعظام ہنرہ اور ہل شروع پر آتے ہیں فعلیہ اور اسمیہ دونوں جہ پر آتے ہیں۔ مثالین بہت گذرین  
 حاجت بیان نہیں اور ہنرہ کے بعد واو اور نا اور ثم واقع ہوتے ہیں اَوْ مِّنْ اَفْئِنْ اَفْئِنْ اَفْئِنْ اَفْئِنْ  
 حرف شرط۔ اِنْ دُوْا اِنَّا اِنْ استقبال کے لیے ہر ماضی پر آئے تو اسکے معنی بھی استقبال کے ہو جاتے  
 ہیں مثال مشہور ہے کو ماضی کے لیے ہر اگر مضارع پر آئے تو اسکے معنی بھی ماضی کے ہوتے ہیں وضر  
 دو تضر بضر اگر تو مارتا تو میں بھی مارتا۔ جسکو فارسی میں ماضی اخیال کہتے ہیں۔ اور حاصل اسکا یہ ہے کہ  
 اتفاقاً ثانی بسبب اتفاق اول کے ہوتا ہے کہ تو مارتا تو ہم مارتے تو نے نہ مارا ہم نے بھی نہ مارا۔ اور اگر ایک امر  
 اول کے لیے ہونا لازم تھا اور چونکہ وہ امر نہوا تو معلوم ہوا کہ امر اول کا وجود زمین ہوا لو کان فیہا الصلۃ  
 اللہ لعنہا فاسا واللہ کے ہونے سے لازم ہوتا ہے اور ثانی نہوا علیہ اللہ کا وجود نہیں۔ اور اِنْ اور  
 تو کے ساتھ فعل ضروریہ نظر ہوا تقدیر اِنْ احد من المشرکین استجیر اِنْ دان استجیر اِنْ احد من  
 ولوا تم تمکون اسے دو تمکون اتم اسی لیے کہ بعد اِنْ مضبوط ہووے تاکہ بتا دیں مفرد فعل کا فاعل ہو  
 اسی لیے لو ایک خلق جائز ہے اور لو ایک انطلقت جائز ہے۔ اور اس جملہ میں اسم جائز بھی نہیں ہو سکتا ہے  
 ولواک مافی الاخرض من شیء اقلہم اور جب شرط سے پہلے قسم ہو تو ضروریہ کہ شرط اور جزاء  
 فعل ماضی ہیں مثلاً واللہ ان کرمتی لاکرمتک واللہ ان کم کر من لاکرمتک۔ تو یہ جزاء شرط منوں کی بلکہ جواب  
 قسم ہوگا۔ اور اگر قسم بیچ میں واقع ہو تو جزاء شرط ہوگی نہ جواب قسم بیچے اول میں حرف شرط کا عمل ہوگا  
 اور ثانی میں قسم کا عمل ہوگا ان تاتنی واللہ انک یا کوی اور شے قسم پر مقدم ہوا نا واللہ ان تاتنی انک۔ اور قسم  
 نظر ہوا معنی تو یہی حکم ہے نظر ہو مثال گذرے اور معنی یعنی تقدیر اللہ انخرجوا لک الخرجوا ان  
 واللہ انخرجوا اور لا یخرجون جواب قسم ہے نہ جزاء شرط و لا یخرجوا ہوا دان اطعموہم انکم لم یخرجوا  
 اسے واللہ ان اطعموہم اور انکم لم یخرجوا جواب قسم ہے نہ جزاء ہوتی تو فاضل ہوتی۔ انا تفصیل کے لیے  
 جب کسی کلام میں اجمال ہووے تو جاننی احوال تک۔ تیرے سبب بھائی میرے بھائی آئے اما یہ فاکر منہ و  
 اما خالد فکذا واما فلان فکذا اسکے کیا کیا حال ہے پھر یہ کہ اکرام ہوا اور خالد کو انعام ملا اور انا کے جواب



فان ضرور ہے اور کبھی اجمال نہیں ہوتا ہے جیسا اب جو شروع پر گناہوں کے آتا ہے اور اصل کی یہ ہے کہ ممکن  
 من شے ماحرف شرط ہے مکن من شے شرط ہے یعنی اگر کوئی امر ہے تو یہ ہے فاکرمت زید کہ زید کو اکرام کیا  
 پس جملہ شرط کو کثرت استعمال سے حذف کیا اور دو فوہیم کو یک جا کر کے اکو ہزہ کیا آتا ہوا اب ضرور ہوا کہ حرف  
 شرط اور جملہ میں فاصلہ رہے اس لیے جزا میں سے کوئی جزا انا کے ساتھ ملا دیتے ہیں انا زید فاکرمت ہا یوم  
 الجملۃ فزید منطلق حرف الروع۔ الروع کسی خیال سے روکنا اور منع کر دینا ہے ہم نے کہا فلان بنفک فلان  
 تجربہ سے بغض رکھتا ہے اوسے کہا کلا یہ نہیں ہے۔ اور کبھی حقا کے معنی ہوتے ہیں کلا ان اکھسان  
 لبغی بیچ ہے کہ انسان سرکش ہے۔ تا ساکن جو تائید کی علامت ہے۔ اسکا بیان ہوا ہوا۔

التونین اصل نون ساکن ہے تو کھٹا نہیں جاتا ہے ضم اور فتح در کسرہ کے ساتھ ہوا جاتا ہے یہ علامت اسم کے  
 سرب ہونے کی ہے اور متصرف ہونے کی ہے اور نکوہ ہونے کی ہے کو ضیہ ہر طرح چپ رہو اور کبھی ہون  
 کسی جملہ کا ہوتا ہے یوم انوار زید یہ جملہ حذف ہوا اوسکے عوض اذ پر تونین ہوئی یوم اذ ہوا اور جمع مذکر  
 کے لیے نون ہوتا ہے اس سے اس کے مقابلہ میں جمع مونث سالم میں تونین دیکھی مسلمان و مسلمات  
 کبھی ترنم یعنی گانے میں شریک آخر زیادہ کرتے ہیں اور جب علم موصوف ہوا اور این جو کسی علم کا معنات ہوا  
 اوسکی صفت ہو تو علم موصوف پر سے تونین حذف ہوتی ہے خوزیر میں عمرو۔ نون تاکید تھی اور خفیہ  
 بحث فعل میں انکا بیان ہوا۔

متصرفات لافعی کے ساتھ ت زیادہ ہوتی ہے لافعی میں ماضی ماضی میں آواز مع غنہ زیادہ  
 کرتے ہیں اور ساکن غلط ہے قول ان اصب فقد اصنا باب یہ فتح کا اشباع مود غنہ کرنا چاہیے گو سب  
 نون ساکن آخر میں کہتے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ میان تونین گانے میں بڑی گلی ہے۔ قافیہ کہ حرف آخر ہے  
 جو ادب پر حرکت ہوا اسکا اشباع کر کے غنہ پڑھتے ہیں فتح ہو ضم ہو یا کسرہ یہ حرف جو اشباع سے پیدا  
 ہوتے ہیں اذ کو حروف الطاق کہتے ہیں۔ اور اگر قافیہ ساکن ہو تو خواہ خواہ اذ کو حرکت دیتے ہیں  
 فتح یا کسرہ اور اذ کے ساتھ غنہ گانے ہیں اور اسکو تونین غالی کہتے ہیں جو حروفین سے شریک ہوتا ہے  
 غالی کے معنی متبادل کے ہیں۔ حروف جو زیادہ ہوتے ہیں یہ ہیں دیات ال س م  
 ان ہو بہت ایسا نا انما کہ حصہ ہے جسکا ترجمہ سوا اس کے نہیں کیا جاتا ہے یہی بات ہے انما ترجمہ  
 ہے ای پر ہے اور معنی اس کے گرا اور پر کے ہیں۔ اور کبھی نون خفیہ بشکل تونین کہتے ہیں خود ان لہ

نون ساکن

نون متصرف

نون ساکن

نون متصرف

نون ساکن

بفضل ما اصره لیس جان و لیکن ما اصره لیس اعراض - اور کہی ام اور اہل اور فوج ہوتے ہیں ایک  
 ضرور نامہ ہوا اور اہل تشویط والی اور لام اور کسور کے پہلے کوئی اور حرف یا اسم یا فعل آوے تو اس  
 ہو جاتا ہے نحو فلیعبدوا حرف میں کرنا غرض اسم اور فعل کے فواصل میں سے نہیں ہوتا ہے - جملہ استثنائیں  
 اور زیادہ ہوتی ہے الا وہم جارہون - وہاں اہل کلمنا من قریۃ الاولیاء کتاب علوم جسے حرف عامل  
 کہ ہیں سب کا ذکر قصداً یا ضمناً اسم و فعل و حرف میں گذرا اگر حرف فاعلہ اور عامل جازمہ کا ذکر خوب نہیں ہوا  
 ناصب بہ جارہ میں اور ان کے متعلق اسم بھی الی حرف میں الی نواں تصور ہو اخیر کلمہ یعنی ان جو کو مذکر و تانیہ  
 صوفیہ لکھ اور ان حتی کے بعد اور لام کے اور کس جو فعل کے غایت ہیں اور اس لام جارہ کے بعد کہ ماکان کی خبر  
 پر آئے اسکو لام جو دکنے میں ہو اور اس واد کے بعد جسکے یہ معنی ہیں کہ جیس ایک کام کیا تو پھر فلان کام کرنا چاہیے  
 مثلاً اور دین کہتے ہیں کہ تو آیا اور چوری بھی کر گیا یعنی آنا نہ تھا اور آیا تو چوری کرنا نہ چاہیے اسکو واو حرف  
 کشتہ میں اور ث کے بعد جو امر و نہی یعنی انشاء کے سبب قسم کے جواب میں ہو مقدر ہوتا ہے اور فعل مضارع نصیب  
 ہوتا ہے اور او کے بعد جو بھی الی اور یا الا کے ہو جو استہا ایک فعل کی ہے من مقدر ہوتا ہے نحو سرستی باطل  
 البتہ و سرستی داخل البتہ و ماکان اللہ لیسہ ہم و اکھت الی اللہ و شرب اللبن و زرنی ناکر تک و الذبک او عطی  
 حتی - لکن کا ذکر اوپر ہوا کہ نفعی تاکید ہے نہ ہمیشہ کے لیے - اذن سے پہلے ایک جملہ ہوا اسکا جواب ایک کلام متقبل  
 اور فعل متقبل ہے کہ جسکا ہونا نامہ آئندہ میں ہو مثلاً زید نے کہا اسلٹ میں تو مسلمان ہو گیا او سپر کسی نے  
 جواب دیا کہ اذن تدخل الجنة اب جنت میں جا لے گا - اور کی باقی سبب ہوتا ہے فائدہ کے لیے اسلٹ کے داخل  
 الجنة اسام سبب جنت میں جانے کا - اور لافنی کے ساتھ اگر لوجود ہو تو بیچ میں ان لائے میں لٹا  
 یكون لان لا یكون اور لام کے ساتھ بھی جنتک لان اگر کہ - عامل جازم لم اور لام امر اور لام نہی کا ذکر اوپر گذرا اور  
 ان اور ما اور ما کا ذکر بھی گذرا اور فاعلہ اور جملہ اور یا نیا اور این اور شما اور متی بھی جازم یعنی شرط میں اور ما  
 اور من اور ای اور ان کی جیب یعنی شرط کے ہون جازم ہوتے ہیں اور لائے جی حرف شرط ہے ماضی منفی کے معنی  
 ہوتے ہیں پر استغراق کے ساتھ کہ یہ کام کہی نہ لیا یعنی اللہ کہی نہ مات سے فائدہ ہوا اور فعل اکثر مرفوع  
 ہوتا ہو فعل فاعلہ کا کیا نفع اللہ یعنی ایسا کام کیا کہ فائدہ نہ دیا - اور حرف شرط و استہا شرط کو کم الحارۃ  
 کہتے ہیں - جگہ کا ذکر حرف اور ظروف میں اگر اور شرط و جزا اور فاعلہ حرف شرط یا مضارع ہو تو جزم ہو گا ان تدری  
 اگر کہ ان تدری نہ اگر تک اور مضارع میں جو حرف جزا ہے جزم اور رفع جازم ہے ان تدری فاعلہ فاعلہ -

امام  
 ۴۴  
 خاصہ  
 استثنائیں  
 جازمہ کا ذکر

۴۵

اور جب ماضی بخلاف ہو اور اس پر حرف اور تعدا واجب ہے خوان لیسرق فقد ساقا اخله من قبل اور نہ  
 نہ آئے تو فیکل - خوان کان فیصدہ قد من قبل فیصدہ است اور کسی ماضی نہ آئگی ان اگر تثنیٰ اگر تک  
 اگر تثنیٰ لم اگر تک ماضی کہ متحقق ہو جائے اور حرف واجب ہے ان اگر تثنیٰ فقد اگر تک امس تو اگر ام اور گزشتہ  
 جزا نہیں ہو سکتا ہے کہ اس کا وجود محتمل ہو اور خبر لا محتمل الوجود ہوتا ہے - اور اگر مضارع جزا ہو ماضی ہو یا مثبت  
 ہو یا منفی ہلا کے ساتھ ہو اور منفی لم نہ ہو کہ وہ معنی ماضی ہے من لا یمن یا زلایین جائز ہے ان لیکن متکثر اللفظ  
 یغلبوا الفین - ومن عاد فینقذہ اللہ منہ - اور جب یہ دونوں قسم نہ ہوں ماضی ہو اور نہ مضارع ہو تو فیکل کاننا  
 واجب ہے ماضی متحقق ہو ان یا تخی نقذہ اگر تک امس را حلا اسمیہ زمان کان انما موجودا فالتشخیص طالعہ یا حلا  
 یارب ان عصیت فاعف عنی یا نہی ہو ان اسلمت فلا تعذبنی اور ایسے ہی دعا اور استغفار اور مضارع منفی  
 ما اور لم اور لن کے ساتھ اور تمنیٰ اور ترجیٰ اور عرض سب کا یہی حکم ہے اور کہی سچا فا اذا مفا جادۃ آتا ہے  
 وان تصبہم سیئۃ بما قد مت ایدہم اذ اھم یقنطون اسے فم یقنطون اور امر کے جواب میں مضارع  
 جزم ہوتا ہے نہ نہی اگر تک اور نہی میں ہی لا تفضل الشرکین خیر اکم اور استغفار میں ہی بل عندک کہ نہی  
 اور تمنیٰ میں لیتل ما لا انقذہ اور عرض نحو لا تنزل بنا تصب خیر اکتم میں کہ ان سب مواضع میں شرط مقدم  
 کرتے ہیں اور مضارع مجزوم اسکی جزا ہوتا ہے خود زنی ان تترنن اگر تک - اور یہ سب عامل فعلی ہیں  
 انکے سوا دو عامل معنوی ہیں میں ایک ابتداء اسم کا مقدار ہونا یعنی اسکا سب سے پہلے ہونا کہ سب عمل باہر اور  
 باقی سے مجرد ہو اور اسم کا خبر ہونا اور دویم فعل مضارع کا فاعل سے خالی ہونا جو دو صورتوں میں اسم اور  
 فعل مرفوع ہوتے ہیں کہی اسم پر فعل کا عطف ہوتا ہے ان المصدر فین والمصدر فات واقصر ضل اللہ  
 قرضا احسن اقل کے بعد ان کسورہ ہوتا ہے کہ وہ قول کا مقول ہے اور مقولہ جملہ اور کلام ہے - اور وہ دو کڑیوں  
 یعنی زائد ہو اور اس کے قبل فتح ہو اور عطف میں ادغام ہوگی بما اتوا ویجیبون - اور بمقام عرض ہو لاکے ساتھ  
 ہو اور یہ حرف تخصیص ہے دونوں فعل مضارع ہو سکتے ہیں فیقول دیکھنا آخرتہ الی اجل قریب  
 فاصدق واکن من الصالحین یعنی فاکے بعد جو عرض میں ہے ان نا صبر اور واو کے بعد ان شرط جار نہ  
 مقدم ہوتا ہے اجل فتح حمزہ سکون جیم سے علم نو میں کہیں بحث نہیں ہے اور اسکا استعمال میں اور لام جارہ  
 ساتھ ہوتا ہے من اجل ذلک - ولاجل ذلک اور ترجمہ اسکا اس سب سے کیا جاتا ہے -  
 حمزہ استغفار اسم سہم پر آئے تواف ساقط نہیں ہوتا ہے بلکہ حمزہ کو رویتے ہیں اللہ خیر ما لیشون

ما مضی  
 فعل مضارع  
 ان کہی  
 ادغام در یکدیگر  
 عرض  
 حمزہ

لو کہ جزا پر نام مستحق آتا ہے اور لو کہ جزا پر بھی لو کہ ان فیہما الحق الا الله لفسد تا لو علی ملک عمر  
 اور لو تنہی کے لیے ہی ہوتا ہے و مجاہد الذین کفروا لو کہ انوا مسلمین۔ ان حرف مشبہ بافضل الامامین اور مستحکم  
 پر آجائے تو اننا پڑھتے ہیں اور کہی را ثنا پڑھتے ہیں اور یہ تمکم مع الفیر ہو جاتا ہے۔ مجاز میں امالہ نہیں پڑھتے  
 اور پھر ہر تباہ حص کرتے ہیں امالہ نہ فتح ہے نہ کسرہ ہے اور قرأت حفص میں تمام قرآن شریف میں صرف ایک جگہ  
 امالہ ہے لسم الله مجاہد و صرنا صلاہا مجری کے راہ پر اصل وضع سے توفیق ہے مگر کچھ کسرہ اور کچھ فتح پڑھتے ہیں۔  
 اور ائمہ القراءہ کے یہاں تو بہت ہے۔ اور خیمہ اور طویلہ اور حویلی کی خا اور واو پر امالہ ہے۔ ہمزہ استفہام کے بعد  
 حرف عطف زیادہ ہوتا ہے افا من الذین مکروا والسیئات

ربنا اغفر لی ولوالدی ولاستادی وفضل علی سیدنا  
 محمد الہادی و سید الامراء الہادی و علی الہ الجادی  
 واصحابہ النادی

ۛ

در مطبعہ جدیدہ احمدی واقع کتبہ محلہ شکر گنج باہنام احمد علیخان  
 طبع شد

مرفوعات میں بحث افعال ناقصہ اور بحث فعل میں افعال مقاربت اور افعال  
 مع و ذم سہوارہ گئے تھے اب وہ بحث لکھی جاتی ہے۔ افعال ناقصہ یہہ اپنی فاعل  
 و مسند الیہ پر تمام نہیں ہوتے ہیں اور محتاج ایک امر کے ہوتے ہیں جس پر فعل کا  
 اختتام ہے اس لئے اوکو ناقصہ کہتے ہیں مثلاً کان زید اس بات کو حاجت  
 رہے کہ زید کیا تھا یا کیا ہو گیا ضرور کہنا پڑا غنیہ کہ غنی تھا یا ہو گیا اور یہی مثال سب  
 کی ہو سکتی ہے صادر۔ مگر ظل دن بھر کے لئے اور بات رات بھر کے لئے ہیں  
 اور اجمع صبح کے وقت کے لئے اور امسے شام کے وقت کے لئے اور مادام  
 مامصدر یہ ہے ہمیشہ کے لئے اور مازال اور مائفلک اور مایرج پر

ماثلی ہے بمعنی مثبت ہے اور فقی بر وزن سمع لام کلمہ ہمزہ ہے اس پر صرف  
 نفی مقدر ہوتا ہے یہہ بھی مثل مازال ہے اور یس نفی کیلئے ہو یس صرف  
 ماضی معروف ہوتا ہے اور مضارع و غیرہ اس میں سے مثل اور سب افعال  
 ناقصہ کے نہیں ہوتے ہیں کہ اوں میں سے سب تصریفات حاصل ہیں۔ اور  
 ان افعال کا حصر نہیں ہے ہر فعل جو یہہ معنی بخشے وہ ناقصہ ہے مثلاً مثبت  
 زید سنجھا۔ اس کا فاعل مسند الیہ مرفوع ہوتا ہے ان کے خبر منصوب۔ اگر  
 کہی حاجت خبر کی نہ تو یہہ افعال تام ہیں مثلاً کان مطر بارش ہوئی۔ اور  
 ان کے خبر ان کے اسم پر مقدم ہوتے ہیں و لم یکن لکھوا احد

افعال مقاربت کا و اس کام کے لئے ہے جو وقوع کے قریب ہو اور عسی اور  
 اوشک اور کرب عام ہیں ان کا فاعل مرفوع ہے اور خبر کہی باں ناصبہ اور کہی بے آن  
 ناصبہ مضارع ہوتا ہے کان۔ زید ان بخیج یا بخیج اور کا دین مثل تمام افعال  
 تہریف ہوتے ہیں اور عسی میں صرف ماضی معروف کے چودہ صیغہ ہوتے ہیں اور  
 اوشک اور کرب کے یہی دو صیغہ مستعمل ہیں اور کچھ نہیں ہے افعال مع و ذم

و فعل مع کے لئے ہے نغم۔ نغم کا فاعل ظاہر مرفوع اور اوسکا بدل برنباہ  
بدلیت مرفوع فاعل معرف بلا م یا مضاف ہوئے معرف بلا م مثلاً نغم الرجل  
یا صاحب الفرس زید اور فاعل مضمین ابہام ہے اس لئے اسکے تیز مضبوط  
ہو گئے اوپر اوسکا بدل مرفوع ہوگا مثلاً نغم رجلاً زیداً۔ اس کا نعت واحد  
مونث غائب ہے مستعمل ہے اور کچھ نہیں جبہ احب کا فاعل ذاہ ہے اور اوسکا  
بدل مرفوع جبہ آ زید اسکا بھی ایک صیغہ مستعمل ہے بدل مخصوص بالمرج کہتے ہیں  
شہس اور بنسٹ ان کا حال مثل نغم اور نعت ہے اور ایسا ہے سا و سارست  
ان کا بدل مخصوص بالندم ہے۔ متفرقات یا ی متکلم اور ہی ضمیر واحد مونث غائب  
مرفوع کے بعد تا زیادہ ہوتے ہیں۔ جو وقف میں پڑتے ہیں مایہ و مایہ۔  
فعل اپنے لئے آپ ہے مسند الیہ ہوتا ہے اذا لود کے لہ صلوٰۃ نماز کے لئے  
نما ہووے و لورک من فی النار و حولہا جاگ میں ہے اور جو اسکی گرد ہے اوسکو  
برکت دے گی۔ ۶۷ درود ۱۱۱ حتی یا بوشیلوہ یا بواوب سے مشتق ہے  
یعنی آمدن اور شیلوہ اور شیلوہ اوس کا نو کا نام ہے جہاں توراہ شریف رکھی  
تھی یہ پیشین گوئی ہے کہ شیلوہ پرازد ہو گئے یہ فعل اپنے لئے آپ صلی اللہ علیہ  
ہے چنانچہ نعت نصر آیا اور شیلوہ کو جلا دیا کہ توراہ شریف یہی جل گئی اب نصرانی کہتے  
ہیں کہ شیلوہ آئی کا یعنی یسوع مسیح اور اوس کے معنی تسلی بخش کہتے ہیں سلوہ سے  
مشتق ہے اور مسلمان جو بے علم ہیں اور ان کا مبلغ علم یہ ترجمہ ہیں کہ کہنے لگے  
کہ وہ تسلی بخش حضرت محمد ہیں علیہا الصلوٰۃ والسلام۔ وہ حرف تعجب ہے ویکان  
ایمان باعث مع۔ اہل انشاء و الکبریا و الاحد۔ یا سکلم حذف ہو کر کہہ رہا ہے ولی مرین۔  
فعل جمع مونث افضل تفضیل لیسب وصف اور عدل تقدیری کے غیر مرفوع۔ حروف شہادۃ افضل  
میں سواریت اور عدل کی بانی کے آخر تا زیادہ ہوتا ہے جس سے اون کا عمل باطل  
ہو جاتا ہو انما اور آئنا کے معنی حجر کے ہو جاتے ہیں اور گناہ کے وہ معنی رہتے ہیں۔  
اور لیتما اور علما کا وجود نہیں ہے۔ اور کلنا کے معنی وہ ہی ہیں

## غلط نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶	۱۰	اَمَر	اَمَر	۳	۳	راعیا	راعبا
"	"	اورا کل	اورا کل	۵	۵	خٹا	خٹانا
"	۱۲	میر	میر	۱۰	۱۰	علینا	علینا
"	۱۴	باب	باب	۲۱	۲۱	وترفعنا	وترفعها
"	۱۹	یعد	یعد	۲۵	۲۷	رست	رست
۷	۲۳	مضمون	مضمون	۲۵	۲۷	حاشیہ طر آخر	حاشیہ طر آخر
"	۷	یم	یم	۲۷	۲۷	اوّلین پر کسہ	اوّلین پر کسہ
۲	۱۳	تحریر	تحریر	۵	۵	فتح یفتح	فتح یفتح
۸	۱	کسہ	کسہ	۷	۷	سمع یسمع	سمع یسمع
"	۲۱	ماضی	ماضی	"	"	حب یحب	حب یحب
۹	۸	بیٹ	بیٹ	"	"	خضر یخضر	خضر یخضر
۱۰	۲	نفر	نفر	۸	۸	کرم یکرم	کرم یکرم
"	۷	ساکن روای	ساکن روای	۱	۱	تفعّلن	تفعّلن
"	۱۷	یُثَقِّل	یُثَقِّل	۱	۱	یُثَقِّلُوا	یُثَقِّلُوا
"	۱۶	یُثَقِّل	یُثَقِّل	۱۰	۱۰	تاکید	تاکید
"	"	یُبْعَا لِعِین	یُبْعَا لِعِین	"	"	مونث	مونث
"	۵	فخاف	فخاف	۵	۵	اسکتا ہے	اسکتا ہے
"	۷	بیع بیعات	بیع بیعات	"	"	فاعلان	فاعلان
"	"	افعل تفضیل	افعل تفضیل	۷	۷	مفعولان	مفعولان
"	۹	داعو راضو	داعو راضو	۱۷	۱۷	مفاعلة	مفاعلة
"	۱۰	رای	رای	۱۹	۱۹	تذ حرج	تذ حرج
"	۱۷	رضی	رضی	۵	۵	اوسکے	اوسکے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱	۱۴	جرم	جرم	۱۲	۱۸	مین	علین
"	۲۳	مدحی	مدحی	"	۱۹	کیدۃ	کیدۃ و دۃ
"	"	دعی	دعی	"	۸	خافض	خافض
۱۳	۳	تقوؤل	تقوؤل	"	۲۲	پر	پر
"	۶	اتباء	اتباء	"	۲	اتا	یا
"	۹	سب	سب	"	۱۷	يعوذ	يعوذ
"	"	اشکیہ بیمار ہے	اشکیہ بیمار ہے	"	۵	نصیر	نصیر
"	"	درستی میں	درستی میں	"	"	تمنی اترجی	تمنی اترجی
"	"	اسکو	اسکو	"	"	بخو	بخو
۱۲	۱۳	استکب	استکب	"	۱۰	لقب	نصب
"	۱۵	ترعن	ترعن	"	۱۱	خبر	جر
"	۱۶	مفاعله	مفاعله	"	۱۶	ثنوا	ثنوا
"	۱۸	سبب	سبب	"	۱۷	تقریری	تقریری
"	۱۹	تشجع	تشجع	"	۱۰	نصب	نصب
۱۳	۲	تغیر	تغیر	"	۱۲	زاید تان	زاید تان
"	۳	نعلیلا	نعلیلا	"	۱۳	کی تاکے	تاکے
"	۹	فلنس	فلنس	"	"	منصرف	منصرف
"	"	عاقبت	عاقبت	"	۲۳	مررت	مررت
"	"	فعل	فعل	"	۳	لقب	نصب
"	"	فے	فے	"	۶	نصیب جر	نصب جر
"	"	مرید و بغیر ما	مرید و بغیر ما	"	۷	حالت	حالت
"	"	استعمال نہیں ہوتا	استعمال نہیں ہوتا	"	"	رجلان	رجلان



صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۸		نصیب	نصب		۲	زیدین	زیدین
"	۱۰	اشنا	اشنان			حسانہ ہوم	
۱۹		سراول کا حاشیہ	قرینہ			ضربت ضرب	
"	۲	انہو	ہو			حسانہ چہارم	
"	۸	ستبر	ستتر			ضربتہما ضربت	
۲۰	خانہ ۲	بردر	سردو			حسانہ پنجم	
نہیں پجھو	۱	ضربتہما	ضربتہما			انفیس	انفیس
	۳۰	اباہ ابا ہما	ایاہ ایا ہما		۲۱	سند	سند
	۵	ابا ہم	ایا ہم			ربتہ	رشتہ
"	۳	قراء	فراء		"	والعبید	والعبید
"	خانہ ۴	ضربتہما واکرنی	ضربتہما واکرنی		"	بابقی	بابقی
		زید ضربتہما واکرنی	زید ضربتہما واکرنی		"	تغیر	تو
		زید ضربتہما واکرنی	زید ضربتہما واکرنی		"	گہر	گہر
		زید ضربتہما واکرنی	زید ضربتہما واکرنی		"	الدارام	الدارام
		زید ضربتہما واکرنی	زید ضربتہما واکرنی		"	امرۃ ارجل فی	امرۃ ارجل فی
		زید ضربتہما واکرنی	زید ضربتہما واکرنی			مبتدا و خزان	مبتدا و خزان
		زید ضربتہما واکرنی	زید ضربتہما واکرنی			دو نو میں سے	دو نو میں سے
		زید ضربتہما واکرنی	زید ضربتہما واکرنی			مین	مین
		زید ضربتہما واکرنی	زید ضربتہما واکرنی		۲۲	ماجنہ	ماجنہ
		زید ضربتہما واکرنی	زید ضربتہما واکرنی		"	زا	زا
		زید ضربتہما واکرنی	زید ضربتہما واکرنی		"	پورا	پورا
		زید ضربتہما واکرنی	زید ضربتہما واکرنی		"	ما یفعل	ما یفعل
		زید ضربتہما واکرنی	زید ضربتہما واکرنی				

صحیح	غلط	سطر	صفحہ	صحیح	غلط	سطر	صفحہ
شد ریختہ	شرائطہ	۱۴	۶۵	کی خبر	رر خبر	۲	۶۲
لازمیت	لازمیت	۱۶	"	منصوب	منصوب	۱۶	"
ڈرو	ڈرو	۱۸	"	القاری	القارز	۲۰	"
اکلت	اکلت	۲۰	۶۶	مثلث	مثلث	۲۶	"
رکب	راکب	۱۳	"	مفعول	مفعول	۶	۶۳
زید السیر	زید السیر	"	"	اعترف اعترافا	اعترف اعترافا	۱۰	"
الوہ	الوہ	۱۶	"	حصہ	حصہ	۱۶	"
اسکو	اسکو	۱۸	"	نہیں ہوتا ہے	ہوتا ہے	۱	۶۴
عند القریان	عند القریان	۳	۶۶	بینے	بینے	۲	"
جلستین	جلستین	۴	"	مرفوع	مرفوع	۳	"
ثوبین	ثوبین	"	"	ابا	ایا	۵	"
طاب	طاب	۵ و ۴	"	زید	زید	۶	"
ثوبین	ثوبین	۵	"	الف	الف	۱۰	"
طاب	طاب	۱۳	"	ابن	ابن	۱۱ و ۱۲	"
مستی	مستی	عاشیہ	"	ابنتہا	ابنتہا	۱۳	"
بفتح	بفتح	۱۶	"	تیم	تیم	۱۵	"
عمرو	عمرو	۱۶	۶۸	نصب	نصب	۱۵	"
یعباہ	یعباہ	"	"	امقبلی	امقبلی	۲	۶۵
لو	لو	۱۸	"	واسما	واسما	"	"
کان	کا	۳	۶۹	نمو	نمو	۴	"
جس	جس	۶	"	ندبہ	ندبہ	۸	"
ووزن منصوب	ووزن منصوب	۱۱	"	افتد	افتد	۱۱	"

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۹	۱۲	نصیب	نصب	۳۰	۱۵	مرنوع	مرنوع
"	"	"	"	"	"	"	"
۳۰	۱۶	اقعام	اقعام	"	"	"	"
"	۲۱	صلوۃ الاموال	صلوۃ الاموال	"	"	"	"
"	۲۲	بقیلہ	بقیلہ	"	"	"	"
۳۱	۲۳	حاشیہ اصاص	اضافت	"	"	"	"
"	۲۴	عصائی	عصائی	"	"	"	"
"	۲۵	بکرہ	بکرہ	"	"	"	"
"	۲۶	ابائی	ابائی	"	"	"	"
"	۲۷	بسم جامد	اسم جامد	"	"	"	"
"	۲۸	حسن	حسن	"	"	"	"
"	۲۹	حر	جر	"	"	"	"
۳۲	۳۰	النفوس	النفوس	"	"	"	"
"	۳۱	فا	فا	"	"	"	"
"	۳۲	طرف	طرف	"	"	"	"
"	۳۳	البضع	البضع	"	"	"	"
"	۳۴	زید	زید	"	"	"	"
"	۳۵	البتون البتون	البتون البتون	"	"	"	"
"	۳۶	قرض	قرض	"	"	"	"
"	۳۷	اشتریت	اشتریت	"	"	"	"
۳۸	۳۸	دوبہی	دوبہی	"	"	"	"
"	۳۹	دوبہی	دوبہی	"	"	"	"
"	۴۰	دوبہی	دوبہی	"	"	"	"
"	۴۱	دوبہی	دوبہی	"	"	"	"
"	۴۲	دوبہی	دوبہی	"	"	"	"
"	۴۳	دوبہی	دوبہی	"	"	"	"
"	۴۴	دوبہی	دوبہی	"	"	"	"
"	۴۵	دوبہی	دوبہی	"	"	"	"
"	۴۶	دوبہی	دوبہی	"	"	"	"
"	۴۷	دوبہی	دوبہی	"	"	"	"
"	۴۸	دوبہی	دوبہی	"	"	"	"
"	۴۹	دوبہی	دوبہی	"	"	"	"
"	۵۰	دوبہی	دوبہی	"	"	"	"

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۸	۱	بہی	بہی	۳۸	۱	بہی	بہی
۳۸	۲	ای	ای	۳۸	۲	ای	ای
۴	۳	ای سے خدمت	ای سے خدمت	۴	۳	ای سے خدمت	ای سے خدمت
۰	۴	جواب	جواب	۰	۴	جواب	جواب
۰	۵	اسماء	اسماء	۰	۵	اسماء	اسماء
۰	۶	امہین	امہین	۰	۶	امہین	امہین
۰	۷	اسکت	اسکت	۰	۷	اسکت	اسکت
۰	۸	جادوی	جادوی	۰	۸	جادوی	جادوی
۰	۹	کتنی	کتنی	۰	۹	کتنی	کتنی
۰	۱۰	کیت	کیت	۰	۱۰	کیت	کیت
۰	۱۱	منصرف	منصرف	۰	۱۱	منصرف	منصرف
۰	۱۲	کی	کی	۰	۱۲	کی	کی
۳۹	۱۳	خبر بہ	خبر بہ	۳۹	۱۳	خبر بہ	خبر بہ
۰	۱۴	بالجبر	بالجبر	۰	۱۴	بالجبر	بالجبر
۰	۱۵	قاعدہ	قاعدہ	۰	۱۵	قاعدہ	قاعدہ
۰	۱۶	قد عار	قد عار	۰	۱۶	قد عار	قد عار
۰	۱۷	حلب	حلب	۰	۱۷	حلب	حلب
۰	۱۸	قرزوق	قرزوق	۰	۱۸	قرزوق	قرزوق
۰	۱۹	مستقبل	مستقبل	۰	۱۹	مستقبل	مستقبل
۴۰	۲۰	متہ	متہ	۴۰	۲۰	متہ	متہ
۰	۲۱	متہ	متہ	۰	۲۱	متہ	متہ
۰	۲۲	عند	عند	۰	۲۲	عند	عند
۰	۲۳	عند	عند	۰	۲۳	عند	عند
۰	۲۴	عند	عند	۰	۲۴	عند	عند
۰	۲۵	عند	عند	۰	۲۵	عند	عند
۰	۲۶	عند	عند	۰	۲۶	عند	عند
۰	۲۷	عند	عند	۰	۲۷	عند	عند
۰	۲۸	عند	عند	۰	۲۸	عند	عند
۰	۲۹	عند	عند	۰	۲۹	عند	عند
۰	۳۰	عند	عند	۰	۳۰	عند	عند
۰	۳۱	عند	عند	۰	۳۱	عند	عند
۰	۳۲	عند	عند	۰	۳۲	عند	عند
۰	۳۳	عند	عند	۰	۳۳	عند	عند
۰	۳۴	عند	عند	۰	۳۴	عند	عند
۰	۳۵	عند	عند	۰	۳۵	عند	عند
۰	۳۶	عند	عند	۰	۳۶	عند	عند
۰	۳۷	عند	عند	۰	۳۷	عند	عند
۰	۳۸	عند	عند	۰	۳۸	عند	عند
۰	۳۹	عند	عند	۰	۳۹	عند	عند
۰	۴۰	عند	عند	۰	۴۰	عند	عند
۰	۴۱	عند	عند	۰	۴۱	عند	عند
۰	۴۲	عند	عند	۰	۴۲	عند	عند
۰	۴۳	عند	عند	۰	۴۳	عند	عند
۰	۴۴	عند	عند	۰	۴۴	عند	عند
۰	۴۵	عند	عند	۰	۴۵	عند	عند
۰	۴۶	عند	عند	۰	۴۶	عند	عند
۰	۴۷	عند	عند	۰	۴۷	عند	عند
۰	۴۸	عند	عند	۰	۴۸	عند	عند
۰	۴۹	عند	عند	۰	۴۹	عند	عند
۰	۵۰	عند	عند	۰	۵۰	عند	عند

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۵	۱۴	تغو	نعو	۴۵	۳۰	نانا	انا
"	۱۴	واذہا	وانہا	"	"	منقص	منفصل
"	۲۰	ام بستر	ام شہر	"	"	بخرو	خن کی
"	"	امر	امبر	"	"	لغوة	نغوة
"	۲۳	اور عصیم	عصیم	"	۴۹	سفرن	سفرن
۴۶	۲	منطرق	منقرن	"	"	شرء	شرط
"	۱۳	الا	الی	"	"	عمقرن	عقرن
۴۷	۲۳	علے	علے	"	۱۲	سفریہ	بقریہ
۴۸	۶	شباب	شہاب	"	۵۰	بے	بے
"	۶	تقول	یقول	"	۱۷	نہین	نہین
"	۸	وزید	قدید	"	۱۸	اشہا	اشہا
"	۹	مقطا	مقطرا	"	۵۱	مین	مین
"	۱۲	اونا اور قلب	اونا اور قلب	"	"	ادف لکم	روف لکم
"	۱۴	میش	میش	"	۱۵	ربہ رجلا جل	ربہ رجلا
"	۱۵	انم	لم	"	۱۶	اں دین	الذین
"	۱۸	دلو انما السی	دلو انما السی	"	۱۷	اب	رب
"	"	لاونی مشکک	میشکک	"	۵۲	یمنی	یمنی
"	"	ولم اطلب مثل	ولم اطلب	"	۱۵	تسیت	تمیت
"	"	حسن لال ممکن	قلیل من لال	"	۲۱	ایاہ	ایاہ
"	"	السی لمحہ مثل	ولکن السی لمحہ	"	"	ان	ان
"	"	فذاک الجہ مثل	شہن و قدید	"	۵۳	اشتہار	اشتہار
"	"	اشالی	البحر مثل شان	"	"	انک	انک



صفت تابع موصوف کے نہیں ہے بلکہ اوس اسم کے تابع ہوتے ہے جو فعل کا مفعول اول ہے اور موصوف مفعول دوم ہے

د لکنی اراکم تو ما تجمہون۔ کئے مبتدا کے ایک خبر ہوتے ہے  
وجملہ وفضار ثلثون شہدہ تصغیر اور جمع مکسر سے اصل ظاہر

ہو جاتے ہے اریقتہ تصغیر ارض کے اصل ارضۃ اور دنا نیر  
جمع دنار کے ذات یوم کسے دن کے لئے بولتے ہیں۔

ذوالحال جمع اور حال مفرد ہوتا ہے۔ وجعلنا ہم حصیدا خادین  
وارسلنا تیرا۔ مثل تیشہ کے صفت ہے۔ بشرین مثلنا۔ بشر

صفت عرض مفارق ہوتے ہی نہ عرض لازم اس لئے جار رجل

عالم جار رجل ضاحکہ قولاً عرضیا بولتے ہیں نہ قولاً ذاتیاً۔ اور بعل

مبدل منہ کا ملول کل ہوتا ہے کہ وہ معنی ذاتی ہوتے ہیں۔

جازید اخوک و اخوک زید قولاً و اتیاناً اس کے صفت میں عکس  
 مستوی صدق المجہول علی الموضوع اور صدق الموضوع علی المجہول  
 نہیں ہو سکتا ہے الرجل ضاحک اور الضاحک رجل نہیں کہہ سکتے  
 ہیں الرجل ناطق و الناطق رجل کہہ سکتے ہیں کیونکہ اخارت اور نطق  
 وصف ذاتی ہے نہ وصف عرضی ہے اور اس کا مدلول کل مسمیٰ ہی نہیں بلکہ  
 الرجل زید و زید ہوا الرجل اس کے لئے جملہ آیات میں جو اسما و افتد تھاکے ساتھ ذکر  
 ہوتے ہیں وہ صفت نہیں ہو سکتے ہیں بلکہ وہ بدل ہیں اور اسم بدل نہیں  
 قل ادعوا للہ او ادعوا للرحمان ایا ما نعوفہ الاسماء الحسنی۔ ضمیر بے مرجع  
 مذکور ہوتے ہی ترجو نہ ان کنتم صادقین۔ کچھ لفظ کا اعتبار ہوتا ہی اور کبھی  
 معنی کا ومن تعینت منکم للہ و رسولہ و تعمل صالحاً۔ ضمیر بارز مرقوع متصل  
 خطاب اور ضمیر خطاب متصل مضموب ہو یا مجرور ہو آپس میں خطاب ہو سکتے ہیں  
 و ما یک بغافل عما تعملون و ارا یتیکم ان اتاکم عذاب اللہ۔ تمام شد